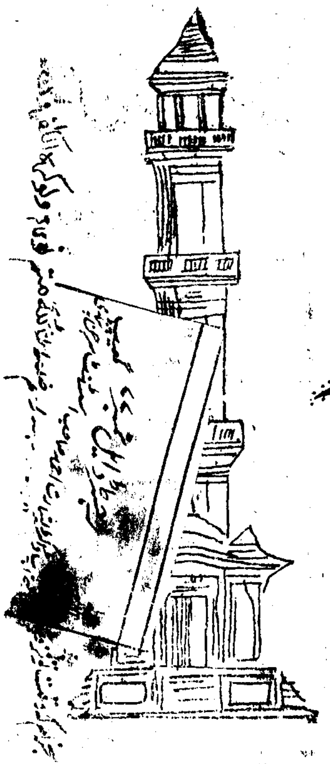
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ



انہ اوی القریہ

الحکم

چہ گویم بالوگر آئی چہار قادیاں بینی ‖ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

اڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ
(۱) عوام سے ... (۲) خواص ... (۳) ہندوستان سے باہر ... (۴) غیر مذاہب والوں سے ... (۵) ... کم آمدنی والے لوگوں سے ...

فہرست مضامین

نمبر ۴۱ قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۳ شوال ۱۳۲۴ھ جلد ۱۰

گذشتہ ہفتہ کے تازہ الہامات جو کہ چھپ چکے ہیں

۱۸-نومبر ۱۹۰۶ء - رؤیا - (۱) دیکھا کہ ہمارے باغ میں چند آدمی جبر ٹھہ لگا رہے ہیں۔ پھر غیب سے آواز آئی ــ مبارک ہے
(۲) پھر ایک نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اور اس کے بعد الہام ہوا۔

مَا وَقَفْتَ مَوْقِفًا اَغْیَظَ مِنْ ھٰذَا

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْد

ترجمہ۔ اِس سے زیادہ غضب ناک کسی موقعہ پر کھڑا نہیں ہوا۔ تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے۔

۲۲-نومبر- ربِّ احفظنی ان القوم یتخذونی سخرۃ
ترجمہ۔ اے میرے رب میری حفاظت کر۔ تحقیق قوم مجھ پر ہنسی کرتی ہے۔

۲۳-نومبر ۱۹۰۶ء

اِنَّ اللّٰہَ مَنَّ عَلَیْکُمْ وَاُعْطِیْکَ

مَا اُعْطِیْکَ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلَیْکَ لَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلَی اللّٰہ

ترجمہ خدا نے تیرے پر احسان کیا۔ اور میں تجھے دونگا جو چیز دونگا۔ جو لوگ تیری طرف التفات نہیں کرتے۔ یعنے نظر انکار سے دیکھتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف التفات نہیں کرتے۔

پھر اسکے الہام ہوا۔ اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں۔

اس ہفتہ کا تازہ الہام۔ ایک امر کے متعلق مزید تحقیقات کی حاجت تھی اسپر الہام ہوا۔

لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ

آخری اطلاع

گذشتہ اشاعتوں میں متواتر اعلان کیا جا چکا ہے کہ ۱۰ دسمبر کا الحکم ۱۹۰۶ء تک کے بقایا داروں اور ۱۹۰۷ء کی قیمتوں کے لیے حسب معمول ... وی پی کیا جائیگا۔ متواتر اعلان کی ضرورت اس لئے سمجھی گئی تھی کہ جو صاحب اس تاریخ کا اخبار وی پی لینے کو آمادہ نہ ہوں وہ اطلاع دیدیں تاکہ بیجا تکلیف نہ ہو۔ جن احباب نے اطلاع دی ہے انکے نام وی پی بھیجا نہیں جائیگا لیکن جنھوں نے ابھی تک اطلاع نہیں دی اُن کا فرض ہے کہ وہ ... وی پی وصول کر کے کارخانہ کو شکر گذار ہونے کا موقع دیں وقت پر قیمتوں کا وصول ہونا اور وی پی پیکٹ کی واپسی ایسا نقصان پہنچانی ہے جو ... نہیں رہ سکتا ... اور پھر مجھ کو ہدف ملامت بنا دیا جاتا ہے جبتک بقایا داروں کا حصہ ادا نہیں ہوتا اس وقت تک ... خطرہ کا اندیشہ لاحق ہے ... باقی ہر ... خریداران الحکم کیسا تھ خاص محبت ہے اور جنکو یوں میں ... ساتھ خاص تعلق ہے اس امر میں خصوصیت سے مدد دیں اور وی پی پیکٹ وصول کر کے کارخانہ کو اس قابل بنا دیں کہ وہ شروع سال ہی سے اپنی ... گذشتہ تکلیفوں کی تلافی کر سکے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے اور اسی پر بھروسہ اور توکل ہے۔ نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

دارالامان کا ہفتہ

۱- حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت کی صحت کی خبر قبیم ... باعث مسرت ہے۔

۲- بزرگان ملت بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ... فی الدین میں لگے ہوئے ہیں۔

۳- ہفتہ زیر اشاعت میں جناب مولوی محمد علی صاحب کے گھر میں دختر نیک اختر پیدا ہوئی اللہ تعالیٰ اپنی رضا میں اسکی عمر دراز کرے اور والدین کیلئے وہ قرۃ العین ہو۔ آمین

۴- اسی ہفتہ میں ایک دیوانہ کتے نے دو لڑکوں کو زخمی کیا جنکو فی الفور کسولی کے سگ گزیدگان کے ہسپتال میں علاج کیلئے بھیجا گیا۔ جہاں وہ عافیت سے پہنچ گئے اور علاج ہو رہا ہے۔ کتوں کی کثرت ہو گئی تھی اسلئے کتوں کو مروا دیا گیا۔

کرایہ ریلوے کی رعایتی شرح کا آخری فیصلہ

ٹریفک سپرنٹنڈنٹ صاحب نے بالآخر دسمبر کی تعطیلات کے لئے مشتہر کردہ رعایتی شرحوں کیساتھ مزید رعایتی شرح کی منظوری سے انکار کر دیا۔ اسلئے یہ انتظام نہیں ہو سکتا۔ تاہم ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کی اس عدم منظوری سے رعایتی شرح کا سوال چھوڑ نہیں دیا جائیگا بلکہ صدر انجمن احمدیہ اسکو ہمیشہ کیلئے مستقل طور پر فیصلہ کرنیکی سعی کریگی۔ اور اللہ تعالیٰ جو چاہیگا وہ ہو رہیگا۔

وطن کا عذر نامعقول
نمبر ۱

ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

چند روز ہوئے کہ اخبار وطن کا وہ مضمون جس میں میاں انشاء اللہ خان ایڈیٹر وطن نے الحکم کے اُس اعتراض کا جواب دیا ہے جو الحکم کی طرف سے میاں صاحب موصوف پر اُن کی کفر فروشی و اشاعت کفر پر کیا گیا تھا اور کہ جس پر مولویوں کا فتویٰ بھی شائع ہو چکا ہے۔ ہمارے نزدیک الحکم کا اعتراض چونکہ نہایت معقول اور وزن دار تھا اس لئے ہم نے اس مضمون کو جو "ہنا [illegible] من کل ھمزۃ لمزۃ" کے عنوان سے الحکم کا جواب تھا بڑے غور و خوض سے پڑھا اور اسکے پڑھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ میاں انشاء اللہ خان [illegible] الحکم کے [illegible] کر دینے سے [illegible] انتقام [illegible] ہو گئے اور [illegible] تمام [illegible] نہ اُن [illegible] گئے [illegible] خیال ہرگز نہ [illegible] ان [illegible] باتوں سے الحکم [illegible] معقول اعتراض [illegible] نہیں [illegible] اس [illegible] مضمون کے [illegible] پڑھنے سے ہم اسی [illegible] پر پہنچے [illegible] ایڈیٹر وطن کو اس اعتراض کا جواب [illegible] سے ناکامی اور نامرادی نصیب [illegible]۔

ایڈیٹر وطن نے پہلے ایک فضول محض [illegible] اور اس کے ضمن میں میاں نقارش [illegible] مضمون [illegible] درج کیا ہے جو کہ انھوں نے [illegible] اسی [illegible] نظر رکھا تھا کہ [illegible] میرزائی [illegible] قابل [illegible] سوداگری [illegible] صاحب کی تالیفات [illegible] اعتراض کرینگے تو اس کو درج کر کے [illegible] کہ ہماری سوداگری در اصل قابل [illegible] بلکہ میرزائی صاحبان بعض [illegible] مضمون نگاری سے برافروختہ ہو گئے ہیں اور اس [illegible] لئے اس قابل شرم نہیں بلکہ قابل تعریف سوداگری کو ناحق ناروا برا سمجھتے ہیں۔

الحکم نے جب پہلے پہل اس اعتراض کو اُٹھایا [illegible] ایڈیٹر وطن نے خیال کیا کہ نقار خانہ میں طوطی کی کون آواز سنتا ہے اس لئے وطن میں اس کا

[illegible] صاحب کی نقارشی کا قافیہ ایک مضمون کے [illegible] جس سے پہلے ہم تنگ کر چکے ہیں جو الحکم [illegible] [illegible] جب چکا ہے اور جس کا [illegible] اس سے [illegible]

کچھ بھی ذکر نہ کیا اور [illegible] سے ایک کارڈ [illegible] کے ایڈیٹر کو لکھا [illegible] نیت بخیر ہے [illegible] سوال یہ ہے کہ اگر آپ کی نیت بخیر ہے [illegible] صاحبان کی نیت کیوں بخیر نہیں جس حالت میں کہ وہ ایسی کتابیں بہت ارزاں قیمت پر فروخت کرتے ہیں اور آپ کی طرح ان کو اسلامی کتابیں بھی ظاہر کر کے دھوکا نہیں دیتے؟ کارڈ روانہ کرنے کے بعد سوچتے رہے کہ کیا تدبیر کرنی چاہئے کہ جس سے اس قابل شرم کارروائی کا اثر نہ پڑے آخر کار جب الحکم نے کئی ایک پرچوں میں اس کا ذکر کیا تو یہ تدبیر سوچ سمجھ کر خیال میں آئی کہ کوئی ایسا حیلہ تراشا جاوے کہ جس سے عام لوگوں پر اچھا اور خاصہ اثر پڑے۔ بنا بریں شبھ چنتک آریہ اخبار سے اول اُن الفاظ کو درج کیا جو سلطان المعظم کی نسبت حضرت اقدس نے بیان کئے تھے اور جن کو بدر سے اخبار مذکور نے نقل کر کے رائے زنی کی تھی اور ان الفاظ کے ذریعہ اچھا خاصہ خلق خدا کو ورغلانے کا سامان مہیا کیا۔ حالانکہ میرزا صاحب قبلہ نے جو کچھ الفاظ سلطان المعظم کی نسبت فرمائے ہیں وہ بالکل صحیح اور درست اور واقعی بات ہے مگر یہ لوگ جن کو سلطان پرستی کا مرض لگا ہے اُن کے نزدیک صحیح الفاظ بھی توہین میں داخل ہیں یہ لوگ اپنی طرف سے تو سلطان کے خیر خواہ اور ہواخواہ بنتے ہیں مگر یہ نہیں غور کرتے کہ اس بے جا ہواخواہی سے فائدہ ہی کیا ہے کیا جو خرابیاں سلطان کے علاقہ میں ہیں اس ہواخواہی سے چھپ سکتی ہیں یا ان پر [illegible] پردہ ڈالنے سے پردہ پڑ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں!! کیا یہ سچ نہیں کہ آج تک (جو [illegible] ضرور [illegible]) کام [illegible] کہ حج کے دنوں میں بدوؤں سے [illegible] کا خاص طور پر انتظام کیا جاوے) بدوؤں کا [illegible] سلطان المعظم نہیں کر سکتے؟ [illegible] کیا یہ غلط ہے کہ ہر سال غریب حاجی بدوؤں کے ہاتھوں سے قتل نہیں ہوتے؟ ایسا [illegible] کیا یہ غلط ہے کہ سلطان المعظم دوسری [illegible] سلطنتوں کے پنجوں میں دبا ہوا ہے اور اپنی سلطنت سنبھالنا بھی مشکل ہو رہا ہے؟ اگر نہیں تو بتلا [illegible] وطن کا [illegible] دوسرے ہوا خواہوں کا فرض ہے کہ ثابت کریں کہ سلطان کے بہت سے صوبے کیوں اُس سے باغی ہو کر خود مختار ہو بیٹھے ہیں؟۔ میرزا صاحب قبلہ نے جو یہ الفاظ بیان فرمائے تھے کہ ✻ اللہ تعالیٰ کا بنا ہے خدا [illegible]

✻ [illegible] بر محتشم [illegible] دنیا [illegible] پرستاری [illegible] نتیجہ [illegible] بات [illegible] نہیں آئی اور [illegible] سمجھتے [illegible] پردہ تاویل [illegible]؟

[illegible] سب پر غالب کر دیا ہے بالکل [illegible] اور درست ہیں اور اس [illegible] نظیر کے لئے [illegible] حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور حضرت سلطان محمود غزنوی کے کارنامے کافی ہیں یعنے حضرت اقدس سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیصر روم و کسریٰ ایران کو شکست فاش دینا اُن کے ممالک پر قابض ہونا اور حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا تمام راجوں مہاراجوں کے لشکروں کے بیچ میں گھر کر خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرنا اور فتح پاکر کامیاب ہونا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ظاہری حیثیت میں سلطان محمود غزنوی اُن راجوں مہاراجوں سے کمتر تھا۔ ایسا ہی حضرت اقدس سیدنا عمر فاروق علیہ السلام کی جمعیت اور طاقت قیصر روم اور کسریٰ ایران کے بالمقابل کچھ بھی حیثیت نہ رکھتی تھی یہ تمام روحانیت اور خدا تعالیٰ سے تعلق کے نشانات تھے اور یہ بزرگ روحانیت اپنے اندر رکھتے تھے اور در اصل خدا تعالیٰ کے بن گئے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کو سب پر غالب کر کے دکھلا دیا یعنے اُن کو کامیاب اور بامراد کیا اور اس طرح پر اُن بزرگوں نے من کان للہ کان اللہ لہ کو بالکل اپنے اپنے وجودوں سے سچا ثابت کر دیا۔

تعجب ہے تو صرف اس بات پر ہے کہ کیا وطن کے مطالعہ کرنے والے صرف اسی بات پر خوش ہو سکتے ہیں کہ جو کچھ وطن کا لائق ایڈیٹر کہدے وہی کالوحی من السماء ہے اور حقیقت کچھ بھی نہیں اور کہ کیا یہ بات قابل غور ہے جو وطن نے کی ہے کہ فلاں نے جو اعتراض کیا یا معترض کی بات کی تصدیق کی اُسکی فلاں وجہ ہے اور اعتراض محض بہانہ و حیلہ ہے ہمارے خیال میں وطن کے مطالعہ کرنے والے صرف اسی قماش کے ہی نہیں کہ وطن کے عذر نامعقول ہی اُن کے نزدیک قابل غور ہیں اور حقیقت پر نظر نہیں کرتے۔

یہ ظاہر ہے کہ الحکم نے نہ تو اپنی جانب سے وطن کے ایڈیٹر پر کفر کا فتویٰ لگایا اور نہ الحکم کسی پر فتوے لگانے کا مجاز رکھتا ہے فتوے لگانے والے ہی حضرات ہیں جنھوں نے اس سے پہلے حضرت میرزا صاحب پر فتوے کفر اس وجہ سے لگایا کہ کیوں میرزا صاحب نے مسیح ابن مریم اسرائیلی نبی کی موت کو ثابت کیا اور کیوں بیان کیا کہ وہ اب لوٹ کر اس دُنیا میں نہیں آسکتا۔ کیونکہ جس طرح وطن کی

اشاعت کفر پر کفر فروشی پر الحکم کے اعتراض کرنے سے وطن کی کثیر التعداد آمدنی کا نقصان ہوا اور جس کی خاطر وطن کو سلطان المعظم کے قدموں پر گر کر بے محل اور بے موقع سلطان کے نام کے واسطے سے [illegible] داغ کو چھپانا پڑا جس کا پردہ [illegible] کیا تھا۔ اسی طرح ان مولوی [illegible] کا اس میں بہت ہرج و نقصان اُن کو نظر آتا ہے اگر بموجب فیصلہ میرزا صاحب کے اُن کا فرضی اور من گھڑت خونی مہدی اور مسیح نہ آوے جس کا وہ [illegible] راہ تک رہے ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ اُس کے آنے پر بہت کچھ نقدی وغیرہ ہاتھ آئیگی اور مالا مال ہو جاویں گے یعنے خونی مہدی اور مسیح کی لوٹ اور غارت گری سے اُن کو بھی بہت کچھ سیم و زر ہاتھ آئیگا۔

تعجب کہ وطن کے نزدیک ایسی کتابیں جن میں فخر موجودات سید الاولین والآخرین کو نعوذ باللہ مفتری و کذاب ثابت کیا گیا قرآن شریف کو سرقہ ثابت کیا گیا نہ صرف بازاری قیمت پر ہی بلکہ بازار سے دوگنی تگنی قیمت پر فروخت کرنا بھی مسلمانی میں داخل ہے اور یہ ایک اسلامی خدمت ہے اور ہرگز آنحضرت صلعم و قرآن شریف کی توہین نہیں ہے۔ مگر سلطان المعظم کی نسبت اگر سچے واقعات بیان کئے جاویں اور سچ اور حقیقت کی بات بیان کی جاوے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو سب پر غالب کر دیتا ہے اور کسی کا محتاج نہیں رکھتا سلطان المعظم کی توہین میں داخل ہے ؎ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

اے آنحضرت صلعم کی محبت کے دم مارنے والو! اور اسلام اور قرآن شریف کے فدائیو! کیا آپ لوگوں میں کوئی بھی ایسا عاقل و گردہ والا نہیں کیا تم میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس بات پر غور کرے اور سوچے کہ وطن کا ایڈیٹر کس مقام پر کھڑا ہے اُس کے نزدیک سلطان کی نسبت صحیح الفاظ بیان کرنے سلطان کی توہین میں داخل ہے اور آنحضرت صلعم کی توہین آمیز کتابوں کا فروخت کرنا قومی خدمت اور اسلامی خدمت ہے۔ ہائے! کیا کوئی بھی ایسا نہیں رہا ہے کہ اس بات پر غور کرے کہ وطن کے نزدیک آنحضرت صلعم کی قدر اور حیثیت سلطان کے برابر بھی نہیں!!!

(باقی [illegible])

سلطان پرستوں کے نزدیک اگر صحیح اور درست الفاظ بیان کرنے توہین میں داخل ہوں اور گناہ ہیں تو اُس شخص کے نزدیک جو آنحضرت صلعم کو سارے جہان کا سردار اور فخر موجودات اور سید الاولین والآخرین قبول کرتا اور ایمان رکھتا ہے سخت سے سخت اور نالائق سے نالائق ایسی سوداگری ہے جس میں ایسی کتابیں فروخت کی جاتی ہیں نادر اور مفید اور اسلامی کتابیں ظاہر کرکے جن میں آنحضرت صلعم اور قرآن پاک کی توہین ہے اور ایسا شخص سخت ترین گمراہی پھیلانے والا ہے اور سخت خطرناک ہے جو مولوی کہلا کر اور مسلمانوں کا قومی خادم بن کر ایسی کرتوت کرے کیا مسلمانوں میں اس قدر غیرت بھی آنحضرت صلعم کے لئے نہیں جو اس بات پر غور کریں کہ یہ سلطان سے تو محض اسلامی اخوت کے سبب ہمدردی ظاہر کرتا ہے مگر اُس وجود مبارک کے لئے جس کے سبب سلطان کی ہواخواہی کا دم بھرتا ایسی بات جائز اور روا رکھتا بیان کرتا ہے جس میں آنحضرت کی سراسر توہین بھری ہے۔ افسوس صد افسوس اب میرزائیوں سے وطن کے لائق ایڈیٹر تو صرف اس وجہ سے ناراض ہوئے ہیں کہ انکے قومی آرگن الحکم نے کیوں اُس کی سوداگری کا راز فاش کیا اور کیوں اُس کو ٹکے سیدھے نہ کر دیئے مگر اس برص کے داغ کو چھپانے کے لئے یہ حیلہ تراشا کہ وطن میں نقاش کے مضمون نکلے۔ وطن نے رسالہ ہاپوڑ کی امداد نہیں کی وغیرہ ہم کو ہنسی آتی ہے کہ کیا یہ کوئی عذر ہے؟ اور کیا یہ اس قابل ہے کہ اس پر کوئی عقلمند توجہ کرے۔ سوال تو صرف یہ تھا کہ ایسی کتابیں جنمیں آنحضرت صلعم کو نعوذ باللہ مفتری اور کذاب بیان کیا گیا ہے نیز ایسی کتابیں جن میں قرآن کو سرقہ اور نقل ثابت کیا گیا ہے انکو اسلامی اور نادر و مفید کتابیں ظاہر کرکے عیسائیوں سے زیادہ قیمت لینا اور پھر اُس کو رعایتی قیمت بیان کرکے مسلمانوں کو دھوکا دینا کیوں روا رکھا گیا؟ کیا یہ ایک اسلامی خدمت تھی جو آپ جیسے خادم قوم کے لئے کرنی ضروری اور لابدی تھی؟

تعجب کہ جس صورت میں وطن کا ہرگز ہرگز یہ دعویٰ نہیں کہ "وہ منزہ من الخطا رہے" اور اُس کو یہ مسلّم ہے کہ "اُس کا ایڈیٹر ایک گناہ گار بندۂ ناچیز ہے" اور "وطن میں بے شک سر ولیم میور کی چند تالیفات کا اشتہار چھپا ہے" جس کو خود ایڈیٹر وطن [illegible] مسلمانان کو [illegible] پڑھکر [illegible] دلاور حسین [illegible] جیسے گرگٹ [illegible] کی طرح اسلام کی [illegible] اُن کتابوں کو اسلامی اور نادر و مفید بیان کیا ہے تو پیسہ اخبار اور مفصلاتی اخبار پر یہ ناقابل سماعت اور ناقابل [illegible] حیلہ تراشنا کہ پیسہ اخبار نے محض اس لئے میرزائیوں کا ساتھ دیا ہے کہ ایڈیٹر وطن نے محض قومی حمیت کی بنا پر اس کو لکھا تھا کہ "دو رنگی چھوڑ دے" لیکن جس صورت میں ایڈیٹر وطن خود دو رنگی چال چل کر لوگوں کو مغالطہ دے رہا ہے کہ اسلام اور بانیٔ اسلام اور قرآن کی تردید اور تکذیب کرنے والی کتابوں کو اسلامی اور نادر و مفید کتابیں بیان کرکے دولت کمانے کے پیچھے پڑا ہے تو اُس کو کس صورت میں اور کیونکر حوصلہ پڑ گیا کہ پیسہ اخبار کو ملامت کرے یہ وہی مثل ہوئی کہ خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت۔ مفصلاتی اخبار کے لئے یہ حیلہ تراشا کہ اُس نے میرزائیوں کا ساتھ اس وجہ سے دیا کہ وطن نے کیوں ہمارے سابق ملازم کو نوکر رکھ لیا۔ الحدیث کے لئے کوئی حیلہ اور بہانہ دستیاب نہیں ہوا اس لئے اُس کا ذکر ہی ندارد۔ شاباش! شاباش!! شاباش!!! کیا ان حیلوں اور بہانوں سے حق چھپ سکتا ہے؟ پھر لکھتے ہیں کہ سر ولیم میور کی کتابیں اور تالیفات کے صرف تین چار نسخے منگوائے تھے۔ اور ان میں سے کوئی ابھی فروخت نہیں کیا گیا۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ اگر ایسی کتابوں کی سوداگری جائز ہے تو تین چار نسخے کیوں منگوائے اور کیوں فروخت نہیں ہوئے کیا نادر اور مفید اور اسلامی کتابوں کے اشتہار کا کوئی اثر نہیں پڑا یا خریداروں پر کتابیں خریدنے کے بعد آپ کی کرتوت کھل گئی اور کتابیں واپس کر دیں؟ اور کہ ایسی کتابیں جو آپ کے مذہب اور مشرب میں دوگنی تگنی قیمت پر اسلامی اور نادر و مفید بیان کرکے فروخت کرنی جائز اور موجب ثواب ہیں تو کونسی بات مانع ہوئی جو تین چار نسخے سے زیادہ نہ منگوائیں کیا سارے ہندوستان و پنجاب میں صرف تین چار ہی اعلیٰ درجہ کے روشن دماغ انگریزی خوان مسلمان موجود ہیں یا تین چار کے سوا کسی اَور پر آپ کی ابلہ فریبی چل نہیں سکتی تھی؟ یا دوسروں نے بہ سبب کینہ توزی اور حسد بغض اور بے جا پرخاش کے ایسی کتابیں جو آپ کے نزدیک نادر اور مفید ہونے کا حکم رکھتی ہیں فروخت کرنا موجب شرم یا قابل افسوس کارروائی تھی؟

پیسہ اخبار اور مفصلاتی اخبار کی رائے جن وجوہات سے وطن نے رد کی ہے وہ تو اُن پر بیان ہو چکی مگر خود بھی اپنے مفید مطلب بنانے کی خاطر دو اخباروں کی رائے درج کی ہے ایک تو تحفۂ ہند میرٹھ کی اور دوسری اپنے رفیق اور عزیز انگلو ورنیکلر لاہور کی۔ تحفۂ ہند کی تو بسم اللہ ہی غلط ہے جیسے کہ ذیل کے اقتباس سے ظاہر ہو سکتی ہے آپ فرماتے ہیں کہ "الحکم کے میرزائی ایڈیٹر نے مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر وطن کو اس لئے کافر قرار دیا کہ وہ سر ولیم میور کی تصانیف جو اسلام اور بانی اسلام کے خلاف ہیں شایع کر رہا ہے" پھر کہتے ہیں "کہ وہ اول تو مذکورہ بالا تصانیف کا اشتہار ہماری نظر سے نہیں گذرا۔ دویم جب تک مذاہب و اقوام غیر کے اعتراضات مسلمانوں کی نظر سے نہ گذریں وہ اُن کا جواب کیونکر دے سکتے ہیں" غور طلب تو یہ امر ہے کہ کیا فی الواقع الحکم نے ایڈیٹر وطن کو کافر قرار دیا ہے یا مولوی صاحبان نے؟ اور کہ کیا ایڈیٹر الحکم نے یہ کہا ہے کہ مذاہب و اقوام غیر کے اعتراضوں کو پڑھکر جواب نہ شائع کئے جاویں یا جواب دینے کے لئے تیاری نہ کر سکیں؟ جب اُس کا یہ منشا ہی نہیں تو ایسی تحریر لکھنے والے اور ایسی تحریر کی اشاعت پر [illegible] والے کو شرم کے مارے عرق عرق ہو جانا چاہئے۔ الحکم کا اعتراض تو یہ ہے کہ وہ کتابیں جن میں آنحضرت صلعم کو نعوذ باللہ مفتری اور کذاب ثابت کیا گیا ہے اور قرآن کو دوسری کتابوں سے نقل معاذ اللہ بیان کیا گیا ہے اُن کو کیوں اسلامی اور نادر اور مفید کتابیں بیان کرکے مسلمانوں کو ترغیب دی گئی اور دھوکہ دیا گیا اور کیوں بازار کے نرخ سے دوگنی تگنی قیمت رکھکر رعایتی کا احسان جتایا گیا؟

سو اس معقول اعتراض کا جواب میاں تحفہ سے نہ بنا اور نہ بن سکتا ہے اسلئے تحریر ناقص اور گواہی باطل اور ناقابل سماعت۔ دوسرے گواہ میاں انگلو ورنیکلر ہیں اُن کی گواہی بھی اس لئے اصلاً ناقابل پذیرائی و ناقابل سماعت ہے کہ اُنھوں نے اول تو فضول قضیہ چھیڑا ہے دویم اُنھوں نے بھی دراصل تحفہ کی کاسہ لیسی کی ہے یعنے جو کچھ تحفہ نے بیان کیا ہے وہی اُنھوں نے راگ گایا ہے یہ عقلمند اور عقل کے پتلے اصل بات کو سمجھکر بھی ناحق ناروا وطن کے برص کے داغ کو ڈھکنا اپنا فرض منصبی خیال کرتے ہیں۔ سویم اُس نے بھی ایک طرح سے الزام ثابت کر دیا ہے جبکہ کہا کہ "وہ اُن سے (ایڈیٹر وطن سے) اصولی و فروعی غلطیوں کا سرزد ہونا ممکن ہے" ہاں یہ بے شک کہا ہے کہ وطن کی نسبت یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اُس کی نیکیوں کی طرف بھی خیال کرنا چاہئے صرف عیبوں کو ہی تلاش کرنا نہ چاہئے۔ مگر اس کے جواب میں ہماری طرف سے یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ کیوں آپ نے چند نیکیوں کا ذکر نہ کر دیا تاکہ ہم خود وطن کی نیکیوں اور بدیوں کا مقابلہ کر لیتے اور کہ معلوم کر لیتے کہ وطن کے لائق ایڈیٹر نے مسلمانوں پر کیا احسان کئے ہیں۔ شاید انگلو ورنیکلر کے نزدیک وطن کی یہ نیکیاں ہونگی کہ وطن آئے دن ٹرکی کی اولی سیدھی خبریں شایع کرتا رہتا ہے یا کوئی عیسائی پرچہ سلطان پر اعتراض کرتا ہے تو اُس کا مقابلہ کرتا ہے مگر ان سے بڑھکر میاں ریویو نیکیاں کرنے والے ہیں جو وطن کے جنم میں آنے سے پہلے سے نیکیاں کر رہے ہیں کہ ٹرکی کی خبریں سُناتے رہتے ہیں۔ شاید انگلو ورنیکلر کے نزدیک حجاز ریلوے میں چندہ جمع کرکے روانہ کرنا نیکی ہو تو اس سے بڑھکر نیکی کرنے والے ملا عبد القیوم مرحوم اور روم و مصر میں موجود ہیں جنہوں نے وطن کی طرح قابل شرم سوداگری نہیں کی کیا انگلو ورنیکلر کو معلوم نہیں کہ ایسی ناقص نیکیوں کی تردید کے لئے اور ایسی نیکیوں کو ملیامیٹ کرنے والی یہ سخت سے سخت بدی ہے جو ایڈیٹر وطن نے کی ہے یعنے آنحضرت صلعم کی تکذیب کرنے والی کتابوں کو اسلامی اور نادر و مفید کتابیں بیان کرکے

بے سود اور اُس کی کینہ توزی حسد بغض بیجا پرخاش کے نتایج ہیں لہذا فیصلہ ہوا کہ سب عذر نامعقول ثابت ہو سکے الزام رہا۔ باقی پھر۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (خاکسار محمد حسین از لاہور چھاؤنی)

تتمہ لیکچر لدھیانہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

انھوں نے گناہ کے دور کرنے کا علاج گناہ تجویز کیا ہے جو کسی حالت اور صورت میں مناسب نہیں یہ لوگ اپنے نادان دوست ہیں اور ان کی مثال اس بندر کی سی ہے جس نے اپنے آقا کا خون کر دیا تھا۔ اپنے بچاؤ کے لئے اور گناہوں سے نجات پانے کے لئے ایک ایسا گناہ تجویز کیا جو کسی صورت میں بخشا نہ جاوے۔ سیح کو [illegible] کیا اور [illegible] کو خدا بنا لیا۔

مسلمانوں کے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ ان کا خدا ایسا خدا نہیں جس پر کوئی اعتراض [illegible] [illegible]

[illegible]

نئی آیا ہوں

مسلمانوں کو چاہیئے کہ جو انوار و برکات اس وقت آسمان سے اتر رہے ہیں وہ ان کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس مصیبت کے وقت ان کی نصرت فرمائی۔ لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کریں گے تو خدا تعالیٰ ان کی کچھ پروا نہ کریگا وہ اپنا کام کر کے رہیگا مگر ان پر افسوس ہوگا۔

میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور

اسلام کو غلبہ اور قوت دے اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے وہ فعال لما یرید ہے۔ مسلمانو یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر دیدی ہے اور میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا ہے اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار میں ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ حال ہے کہ میرا نام [illegible] [illegible] بھاگ کر نی شروع ہو جاتی ہے اور [illegible] دیئے لگتے ہیں بھلا اس طرح پر بھی کوئی شخص حق کو پا سکتا ہے؟

میں تو قرآن شریف [illegible] کرتا ہوں اور حدیث پیش کرتا ہوں اپنا معاملہ پیش کرتا ہوں مگر وہ میری ان باتوں کو سنتے نہیں اور کافر و دجال کہہ کر [illegible] جاتے ہیں۔

میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ قرآن شریف سے ثابت [illegible] [illegible]

[illegible]

اپنے لڑکوں [illegible]

احمد [illegible] مجاز ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ [illegible] رکھدے تو اس پر اعتراض!!!

غور طلب بات تو اس مقام پر یہ تھی کہ آیا آنے والا اپنے ساتھ نشانات رکھتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ ان نشانات کو پاتے تو انکار کے لئے جرأت نہ کرتے مگر انھوں نے نشانات اور تائیدات کی تو پروا نہ کی اور دعوے سنتے ہی کہدیا۔

انت کافر

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور خدا تعالیٰ [illegible] کی شناخت کا ذریعہ ان کے معجزات اور نشانات ہوتے ہیں [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خبر دی گئی تھی [illegible] مثلاً انہیں میں سے ایک کسوف خسوف کا ہی نشان ہے جو [illegible] نے دیکھا [illegible] حدیث میں خبر دی گئی تھی کہ مہدی اور مسیح کے وقت میں رمضان کے مہینے میں سورج اور چاند گرہن ہوگا اب بتاؤ کہ کیا یہ نشان پورا ہوا ہے یا نہیں؟ کوئی [illegible] کہ اس نے یہ نشان نہیں دیکھا؟ اور ایسا ہی [illegible] خبر دی گئی تھی کہ اس زمانہ میں طاعون پھیلے گی [illegible] شدید ہوگی [illegible] اب بتاؤ کہ کیا [illegible] نشان ظاہر ہوا یا نہیں؟ پھر [illegible] کہ اس وقت ایک نئی سواری ظاہر ہوگی جس سے اونٹ بیکار ہو جائیں گے کیا ریل کے اجراء سے یہ نشان پورا نہیں ہوا؟ [illegible] شمار کروں [illegible] نشانات کا ہے اب غور کرو کہ [illegible] کرنے والا دجال اور کاذب [illegible] کیا غضب [illegible] [illegible]

کچھ تو انصاف کرو [illegible]

خدا تعالیٰ کسی جھوٹے کی بھی ایسی تائید کیا کرتا ہے؟ عجیب بات ہے کہ جو میرے مقابلہ میں آیا وہ ناکام اور نامراد رہا اور مجھے جس آفت اور مصیبت میں مخالفین نے ڈالا میں اس میں سے صحیح سلامت اور بامراد نکلا۔ پھر کوئی قسم کھا کر بتا دے کہ جھوٹوں کے ساتھ یہی معاملہ ہوا کرتا ہے؟

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان مخالف الرائے علماء کو کیا ہوگیا وہ غور سے کیوں قرآن شریف اور احادیث کو نہیں پڑھتے کیا انہیں معلوم نہیں کہ جس قدر اکابر امت کے گذرے ہیں وہ سب کے سب مسیح موعود کی آمد چودھویں صدی میں بتاتے رہے ہیں اور تمام اہل کشوف کے کشف یہاں آکر ٹھہر جاتے ہیں حج الکرامہ میں صاف لکھا ہے کہ چودھویں صدی سے آگے نہیں جائیگا۔ یہی لوگ منبروں پر چڑھ چڑھ کر بیان کیا کرتے تھے کہ تیرہویں صدی سے تو جانوروں نے بھی پناہ مانگی ہے اور چودھویں صدی مبارک ہوگی مگر یہ کیا ہوا کہ وہ چودھویں صدی جس پر ایک موعود امام آنے والا تھا اس میں بجائے صادق کے کاذب آگیا اور اس کی تائید میں ہزاروں لاکھوں نشان بھی ظاہر ہوگئے۔ اور خدا تعالیٰ نے ہر میدان اور مقابلہ میں نصرت بھی اسی کی کی۔ ان باتوں کا ذرا سوچ کر جواب دو۔ یونہی منہ سے ایک بات نکال دینا آسان ہے مگر خدا کے خوف سے بات نکالنا مشکل ہے۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی توجہ کے قابل ہے کہ خدا تعالیٰ ایک مفتری اور کذاب انسان کو اتنی لمبی مہلت نہیں دیتا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جاوے۔ میری عمر ۶۷ سال کی ہے اور میری بعثت کا زمانہ ۲۳ سال سے بڑھ گیا ہے اگر میں ایسا ہی مفتری اور کذاب تھا تو اللہ تعالیٰ اس معاملہ کو اتنا لمبا ہونے دیتا۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ تمہارے آنے سے کیا فایدہ ہوا ہے۔

یاد رکھو کہ میرے آنے کی دو غرضیں ہیں ایک یہ کہ جو غلبہ اس وقت اسلام پر دوسرے مذاہب کا ہوا ہے گویا وہ اسلام کو کھاتے جاتے ہیں اور اسلام نہایت کمزور اور یتیم بچے کی طرح ہو گیا ہے۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا میں ادیان باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پرزور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں اور وہ ثبوت علاوہ علمی دلائل کے انوار اور برکات سماوی ہیں جو ہمیشہ سے اسلام [illegible] [illegible] وقت [illegible] [illegible] معلوم ہو جائیگا [illegible]

[illegible] ... نہیں شائع ہوا ہے۔

[illegible] اسلام کا [illegible] بول بالا کیا جاتا۔ [illegible] خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے [illegible] کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا اور [illegible] آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔

ہاں یہ سچی بات ہے کہ اس غلبہ کے لئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہیں اور نہ خدا نے مجھے ہتھیاروں کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو شخص اس وقت یہ خیال کرے وہ اسلام کا نادان دوست ہوگا۔ مذہب کی غرض دلوں کو فتح کرنا ہوتی ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تلوار اٹھائی میں بہت مرتبہ ظاہر کر چکا ہوں کہ وہ تلوار محض حفاظت خود اختیاری اور [illegible] کے طور پر تھی اور وہ بھی اس وقت جبکہ مخالفین اور منکرین کے مظالم حد سے گذر گئے اور بیکس مسلمانوں کے خون سے زمین سرخ ہو چکی۔

غرض

[illegible] کی غرض تو یہ ہے کہ اسلام کا غلبہ ہو [illegible] دوسرا کام یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔ یہ صرف زبانوں پر حساب ہے۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ وہ کیفیت ان کے اندر پیدا ہو جاوے جو اسلام کا مغز اور اصل ہے۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا۔ جب تک ابو بکر عمر عثمان علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں اب جو کچھ ہے وہ دنیا ہی کے لئے ہے اور اس قدر استغراق دنیا میں ہو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ خالی نہیں رہنے دیا۔ تجارت ہے تو دنیا کے لئے عمارت ہے تو دنیا کے لئے بلکہ نماز روزہ اگر ہے تو وہ بھی دنیا کے لئے۔ دنیا داروں کے قرب کے لئے تو سب کچھ کیا جاتا ہے مگر دین کا پاس ذرہ بھی نہیں۔ اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کیا اسلام کے [illegible] کا اتنا ہی منشاء [illegible] ... غرض یہ ہے [illegible] پاک کیا جاتا ہے [illegible] ... ہو جاتا ہے جیسے [illegible] ... سمجھا جاتا ہے وہ خدا [illegible] ...

[illegible] ہر ایک اپنے اپنے دل [illegible] کیا یہ مقام اسے حاصل ہے [illegible] فارغ ہو گئے ہو۔ حالانکہ یہ کچھ چیز نہیں ہے خدا تعالیٰ چاہتا ہے پس جیسے میرا یہ کام ہے کہ ان حملوں کو روکا جاوے جو بیرونی طور پر اسلام پر ہوتے ہیں ویسے ہی مسلمانوں میں اسلام کی حقیقت اور روح پیدا کی جاوے۔ میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں جو خدا تعالیٰ کی بجائے دنیا کے بُت کی عظمت قائم ہو گئی ہے اس کے امانی اور امیدوں کو رکھا گیا ہے مقدمات صلح جو کچھ ہے وہ دنیا کے لئے ہے اس بُت کو پاش پاش کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور تجربہ ان کے دلوں میں قائم ہو۔ اور ایمان کا شجر تازہ بتازہ پھل دے اس وقت درخت کی صورت ہے مگر اصل درخت نہیں کیونکہ اصل درخت کے لئے تو فرمایا

الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمة طیبة کشجرة طیبة اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء تؤتی اکلہا کل حین باذن ربہا

یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کیونکر بیان کی اللہ نے مثال یعنی مثال بیان کی کہ وہ بات پاکیزہ درخت پاکیزہ کی مانند ہے جس کی جڑھ ثابت ہو اور جس کی شاخیں آسمان میں ہوں اور وہ ہر وقت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہے اصلہا ثابت سے مراد یہ ہے کہ اصول ایمانیہ اس کے ثابت اور محقق ہوں اور یقین کامل کے درجہ پر پہنچے ہوئے ہوں۔

اور وہ ہر وقت اپنا پھل دیتا رہے کسی وقت خشک درخت کی طرح نہ ہو مگر بتاؤ کہ کیا اب یہ حالت ہے؟ بہت سے لوگ کہہ تو دیتے ہیں کہ ضرورت ہی کیا ہے؟ اس بیمار کی کیسی نادانی ہے جو یہ کہے کہ طبیب کی حاجت ہی کیا ہے؟ وہ اگر طبیب سے مستغنی ہے اور اس کی ضرورت نہیں سمجھتا تو اس کا نتیجہ [illegible] ہلاکت کے سوا اور کیا ہوگا؟

اس وقت مسلمان اسلمنا میں تو بے شک داخل ہیں مگر امنا کی ذیل میں نہیں [illegible] اس وقت ہوتا ہے جب ایک نور [illegible]

[illegible]

یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے [illegible] ہوں۔ اس لئے میرے معاملہ [illegible] لئے جلدی نہ کرو بلکہ خدا سے ڈرو [illegible] ...

طاعون کا نشان بہت خطرناک نشان ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق مجھ پر جو کلام نازل کیا ہے وہ یہ ہے۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس پر لعنت ہے جو خدا تعالیٰ پر افترا کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ارادے کی اس وقت تبدیلی ہوگی جب دلوں کی تبدیلی ہوگی۔ پس خدا سے ڈرو اور اس کے قہر سے خوف کھاؤ۔ کوئی کسی کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا۔ معمولی مقدمہ کسی پر ہو تو اکثر لوگ وفا نہیں کر سکتے پھر آخرت میں کیا بھروسہ رکھتے ہو جس کی نسبت فرمایا

یوم یفر المرء من اخیہ

مخالفوں کا تو یہ فرض تھا کہ وہ حسن ظنی سے کام لیتے اور لا تقف ما لیس لک بہ علم پر عمل کرتے مگر انہوں نے جلد بازی سے کام لیا۔ یاد رکھو پہلی قومیں اسی طرح ہلاک ہوئیں عقلمند وہ ہے جو مخالفت کر کے بھی جب اسے معلوم ہو کہ وہ غلطی پر تھا اسے چھوڑ دے۔

مگر یہ بات تب نصیب ہوتی ہے کہ خدا ترسی ہو۔ در اصل مردوں کا کام یہی ہے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کریں وہی پہلوان ہے اور اسی کو خدا پسند کرتا ہے۔

ان ساری باتوں کے علاوہ میں اب قیاس کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ میرے ساتھ ہیں اجماع صحابہ بھی میری تائید کرتا ہے نشانات اور تائیدات الٰہیہ میری مؤید ہیں ضرورت وقت میرا صادق ہونا ظاہر کرتی ہے لیکن قیاس کے ذریعہ سے بھی حجت پوری ہو سکتی ہے اس لئے دیکھنا چاہئے کہ قیاس کیا کہتا ہے؟ انسان کبھی کسی ایسی چیز کے ماننے کو طیار نہیں ہو سکتا جو اپنی نظیر نہ رکھتی ہو مثلاً اگر ایک شخص آ کر کہے کہ تمہارے بچے کو ہوا اڑا کر آسمان پر لے گئی ہے یا بچہ کتا بن کر بھاگ گیا ہے تو کیا تم اس کی بات کو بلا وجہ معقول اور بلا تحقیق مان لو گے؟ کبھی نہیں اسی لئے قرآن مجید نے فرمایا

[illegible] لا تعلمون

[illegible] ... اسلام کی [illegible] ... [illegible] ... آسمان پر چڑھ جانے [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ...

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمان پر چڑھ جانے کا معجزہ مانگا اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سب سے کامل اور افضل تھے ان کو چاہئے تھا کہ وہ آسمان پر چڑھ جاتے مگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی وحی سے کیا جواب دیا۔

قل سبحان ربی ہل کنت الا بشرا رسولا

اس کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس امر سے پاک ہے کہ وہ خلاف وعدہ کرے جبکہ اس نے بشر کے لئے آسمان پر مع جسم کے جانا حرام کر دیا ہے اگر میں جاؤں تو جھوٹا ٹھہروں گا۔

اب اگر تمہارا یہ عقیدہ صحیح ہے کہ مسیح آسمان پر چلا گیا ہے اور کسی بالمقابل پادری یہ آیت پیش کر کے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرے تو تم اس کا کیا جواب دے سکتے ہو؟

پس ایسی باتوں کے ماننے سے کیا فائدہ جن کا کوئی اصل قرآن مجید میں موجود نہیں اس طرح پر تم اسلام کو اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے والے ٹھہرو گے پھر پہلی کتابوں میں بھی تو کوئی نظیر موجود نہیں اور ان کتابوں سے اجتہاد کرنا حرام نہیں ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

شہد شاہد من بنی اسرائیل۔ اور پھر فرمایا کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتب اور ایسا ہی فرمایا یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ثبوت کے لئے ان کو پیش کرنا ہے تو ہمارا ان سے اجتہاد کرنا کیوں حرام ہو گیا۔

اب انہیں کتابوں میں ملاکی نبی کی ایک کتاب ہے جو بائبل میں موجود ہے اس میں مسیح سے پہلے ایلیا نبی کے دوبارہ آنے کا وعدہ کیا گیا آخر جب مسیح ابن مریم آئے تو حضرت مسیح سے الیاس کے دوبارہ آنے کا سوال ملاکی نبی کی اس پیشگوئی کے موافق کیا گیا مگر حضرت مسیح نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ آنے والا یوحنا کے رنگ میں آ چکا۔

اب یہ فیصلہ حضرت عیسیٰ ہی کی عدالت سے ہو چکا ہے کہ دوبارہ آنے والے سے کیا مراد ہوتی ہے وہاں یحییٰ کا نام مثیل الیاس نہیں رکھا بلکہ انہیں ہی ایلیا قرار دیا گیا۔ اب یہ قیاس بھی میرے ساتھ ہے میں تو نظیر پیش کرتا ہوں مگر میرے منکر کوئی نظیر پیش نہیں کرتے

بعض لوگ جب اس مقام پر عاجز آ جاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ کتابیں محرف مبدل ہیں مگر افسوس ہے یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ آں

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اس سے سند لیتے رہے اور اکثر اکابر نے تحریف معنوی مراد لی ہے۔ بخاری نے بھی یہی کہا ہے علاوہ اس کے یہودیوں اور عیسائیوں کی جانی دشمنی ہے کتابیں جدا جدا ہیں وہ اب تک مانتے ہیں کہ الیاس دوبارہ آئیگا اگر یہ سوال نہ ہوتا تو حضرت مسیح کو وہ تاں نہ لیتے۔ ایک فاضل یہودی کی کتاب میرے پاس ہے وہ بڑے زور سے لکھتا ہے اور اپیل کرتا ہے کہ اگر مجھ سے یہ سوال ہوگا تو میں ملاکی نبی کی کتاب سامنے رکھ دونگا کہ اس میں الیاس کے دوبارہ آنیکا وعدہ کیا گیا تھا۔

اب غور کرو جبکہ باوجود ان عذرات کے لاکھوں یہودی جہنمی ہوئے اور سور بندر بنے تو کیا میرے مقابلہ میں یہ عذر صحیح ہوگا کہ وہاں مسیح ابن مریم کا ذکر ہے یہودی تو معذور ہو سکتے تھے ان میں نظیر نہ تھی مگر اب تو کوئی عذر باقی نہیں مسیح کی موت قرآن شریف سے ثابت ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت اس کی تصدیق کرتی ہے اور پھر قرآن شریف اور حدیث میں منکم آیا ہے پھر خدا تعالیٰ نے مجھے خالی ہاتھ نہیں بھیجا ہزار ہا لاکھوں نشان میری تصدیق میں ظاہر ہوئے اور اب بھی اگر کوئی چالیس دن میرے پاس رہے تو وہ نشان دیکھ لیگا۔ لیکھرام کا نشان عظیم الشان نشان ہے احمق کہتے ہیں کہ میں نے قتل کرا دیا اگر یہ اعتراض صحیح ہے تو پھر ایسے نشانات کا امان ہی اٹھ جائیگا کل کو کہا جائیگا کہ خسرو پرویز کو معاذ اللہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرا دیا ہوگا۔ ایسے اعتراض حق بین اور حق شناس لوگوں کا کام نہیں ہے پس آخر میں پھر کہتا ہوں کہ میرے نشانات تھوڑے نہیں ایک لاکھ سے زیادہ انسان میرے نشانوں پر گواہ ہیں اور زندہ ہیں۔ میرے انکار میں جلدی نکرو۔ ورنہ مرنے کے بعد کیا جواب دوگے؟ یقیناً یاد رکھو کہ خدا سر پر ہے اور وہ صادق کو صادق ٹھیرانا اور کاذب کو کاذب۔

حضرت حجۃ اللہ کے لیکچر کے ختم ہونے کے بعد مولوی عبد الصمد صاحب پٹیالوی نے ایک نظم حضرت کی تصدیق میں پڑھی بعد ازاں جعد معری شاہ صاحب ساکن نوشہر ضلع جالندھر نے اپنا ایک رویا خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کیا جس کے رو سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے حضرت مسیح موعود کے مسیح ہونے کو سنا اور تصدیق کی۔ — ایڈیٹر

آریہ سماج کی موت

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں منشی رام بھج دت چودھری کی ایک تقریر کے حوالہ سے اس پیشگوئی کی صداقت کو ظاہر کیا گیا تھا جو فروری ۱۹۰۳ء میں حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آریہ سماج کے متعلق کی تھی۔ اسپر پرچارک کے ایڈیٹر صاحب بہت کچھ جھنجھلائے تھے اور ان کے جھنجھلانے کی وجہ بجز اسکے اور کچھ نہ تھی کہ چودھری رام بھجدت صاحب سے انھیں ایک خاص کد ہے

بہرحال میرے نوٹ اور پرچارک کے ریمارک پر ایک غیر احمدی نے اخبار وکیل میں مختصر نوٹ محاکمہ کے طور پر لکھا ہے۔ جس کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے اسی نوٹ پر میں اتنا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ منشی غلام حسین صاحب کا یہ خیال درست نہیں کہ حضرت اقدسؑ نے ان جراثیم کو دیکھکر پیشگوئی کی تھی جو آریہ سماج کی جڑ کو کھوکھلا کر رہے ہیں ایسی پیشگوئیاں تفرس اور قیافہ سے نہیں ہوا کرتیں بلکہ یہ ایسے وقت ہوا کرتی ہیں جبکہ کوئی مدبر اور پولیٹیشن رائے زنی نہیں کرسکتا ورنہ انبیاء علیہم السلام اور مدبرین مملکت کی پیشگوئیوں میں کوئی فرق نہ رہے اور امان اٹھ جاوے۔ آریہ سماج کے متعلق جب پیشگوئی کی گئی تھی اُس وقت انھیں تفرقہ نہ تھا۔ پنڈت رام بھجدت اور منشی رام ایک پلیٹ فارم پر کام کر رہے تھے۔ دھرم پال نے اپنی کھچڑی الگ پکانے کا سامان تو کہاں ابھی وہ دھرم پال ہی نہ ہوئے تھے وغیرہ وغیرہ مگر پیشگوئی کے بعد ایسے سامان شروع ہوئے کہ اب تین تین اور بارہ بارہ پاٹ ہو رہے ہیں۔ یہ خدا کے کام ہیں ہوکر رہتے ہیں۔ بہرحال وہ محاکمہ یہ ہے۔

موت وحیات کا سوال

فروری ۱۹۰۳ء مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آریہ مت کے متعلق بطور پیشین گوئی یہ فرمایا تھا کہ ”ایک صدی نہ گذریگی جو اس مذہب پر موت وارد ہوگی“۔

پنڈت رام بھج دت نے اُسی وقت قادیانی آریہ سماج کے جلسہ میں اُس کی تردید نہایت شد ومد سے کردی تھی۔ مگر یہ انقلاب قابل غور ہے کہ اب خود پنڈت صاحب باوجود ایک پُرجوش آریہ ہونے کے سو سال کے اندر آریہ سماج کے نیست ونابود ہو جانے کے معترف اور مقر ہیں۔

قادیانی جو اگر اس کو مرزا صاحب کا معجزہ کہیں یا کرامت وکشف مگر اس میں شک نہیں کہ حضرۃ اقدس کی دوربین نگاہ نے ان جراثیم کو بہت جلد دیکھ لیا جو آریہ سماج کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر رہے ہیں اور جن کی موجودگی آگے چل کر ضرور آریہ سماج کی بدنامی اور موت کا باعث ہوئی ہے۔

اخبار الحکم نے اس بارہ میں کسی قدر لکھا تھا۔ ست دھرم پرچارک جالندھر اس طرح جواب دہی کو تیار ہوگیا کہ ”اس کو قادیانی چیلا اپنے گورو کی فتح بتلاتا ہے مگر یہ نہیں سمجھتا کہ اس پیشگوئی سے مُرشد کی فتح نہیں ہوتی۔ بلکہ اُس کا رقیب دوسرا ویسا ہی پیغمبر پیدا ہو جاتا ہے“۔

پنڈت رام بھج دت صاحب نے نہ ادعائے الہام ونبوت کیا ہے نہ وہ کسی مافوق طاقت بشری کے مدعی ہیں۔ پس اس پیشین گوئی سے اُن کی نبوت تو شاید ہی ثابت ہو۔ مگر ہاں! یہ امر صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ تین چار سال کے اندر ہی اندر وہ اپنے حریف کے ہم آہنگ وہم خیال نکلے۔ کچھ الہام ہی پر موقوف نہیں ہر شخص جس کو خدا نے کچھ بھی عقل دی ہے۔ صاف سمجھ سکتا ہے کہ جس مذہب میں سوائے جوش اور تعصب کے روحانیت کا شمہ بھی نہ ہو۔ وہ زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ ست دھرم پرچارک کا خیال ہے کہ:۔

”جب صدی گذریگی اور آریہ سماج واقعی ترقی کی منزل پر پہنچیگا۔ تو نہ اس وقت مرزا صاحب ہی زندہ ہوں گے۔ اور نہ ہی پنڈت رام بھج دت۔ پھر آریہ سماج والے کیسے شرمندہ کرینگے؟“

یہ خیال تو درست ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ پہلو بھی نکلتا ہے کہ اگر پنڈت صاحب اور مرزا صاحب بالقابہ کا قیاس درست نکلا اور آریہ سماج اپنے جوش تعصب کی نذر ہوکر دنیا سے نیست ونابود ہو گیا تو اُس وقت نہ لالہ منشی رام صاحب ہونگے نہ ایڈیٹر صاحب پرکاش وغیرہ۔ پھر قادیانی چیلے اور رام بھجدت صاحب کے مداح کیسے شرمندہ کرینگے؟ مگر ہمارے نزدیک یہ کسی کو محجوب وشرمندہ کرنیکا سوال نہیں۔ بلکہ بعض سمجھدار لوگوں کا ایک خیال ہے جو آریہ سماج کے غیر ضروری جوش کو دیکھکر پیدا ہوا۔ اور اُنھوں نے سماج کے عمر طبعی تک نہ پہنچنے کا فیصلہ کیا۔ وہاں جس طرح علاج وپرہیز سے اکثر ناتواں مریض بھلے چنگے ہو جاتے ہیں۔ اگر سماج اپنے تعصب کو کم کردے اور متانت وملائمت اختیار کرے تو ممکن ہے کہ وہ اور کچھ دن دُنیا کی ہوا کھا سکے۔ مگر جو مذہب تعصب کو ایک ضروری رکن سمجھ رہا ہو اُس سے لطف ومدارا کی توقع عبث ہے۔ پرکاش کے اس خیال پر کہ ”مذہب کے لئے کچھ نہ کچھ تعصب ہونا ضروری ہے“ البشیر اٹاوہ نے ایک دلچسپ ریمارک کیا ہے۔ اور پرکاش کو اُس کی غلط فہمی وغلط کاری پر مطلع کرنا چاہا ہے لیکن ع نرود میخ آہنی در سنگ۔

بہرحال سو برس بعد نہ ہم ہونگے نہ مرزا صاحب۔ اور نہ آریہ سماج کے موجودہ مداح وثنا خواں۔ مگر تاریخ آنے والی نسلوں کو بتلا دیگی کہ پنڈت رام بھج دت اور مہاتما لالہ منشی رام صاحبان دونوں میں سے آریہ سماج کی موت وحیات کی بابت کس کا اندازہ صحیح تھا؟ اور ایک ایسا مذہب جس نے تعصب۔ جوش۔ نکتہ چینی تنگ نظری کے سایہ میں پرورش پائی تھی۔ وہ ”ترقی کی منزل“ پر پہنچنے میں ست دھرم پرچارک کے خیال کے مطابق کامیاب ہوا۔ یا پنڈت صاحب ومرزا صاحب کی متحدہ پیشین گوئی کے مطابق نیست ونابود ہوکر دُنیا میں صرف اپنا افسانہ چھوڑ گیا۔

راقم غلام حسین

راجہ جہانداد خان صاحب بالقابہ کا انتقال

هر که آمد بجہاں اہل فنا خواہد بود
وانکہ پائندہ وباقی ست خدا خواہد بود

راجہ جہانداد خان صاحب چیف آف گکھڑ ۱۸ نومبر عید کے دن رات کو دس بجے اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کہا جاتا ہے کہ راجہ صاحب کی موت عارضہ قلب کے باعث یکایک واقع ہوئی۔ کچھ شک نہیں کہ راجہ صاحب کی وفات ہند وپنجاب کے مسلمانوں کی مادی حیثیت سے مسلمانوں کے لئے ایک سخت صدمہ ہے۔ اور ان کی اس جوانا مرگی پر واقعی قلق ہوتا ہے۔ راجہ صاحب وہی بزرگ ہیں جو سلسلہ عالیہ کے لئے ایک **نشان** تھے جو ”چودھویں صدی والا بزرگ“ کے نام سے ہماری جماعت میں مشہور ہیں۔

اُنھوں نے براہ راست حضرت حجۃ اللہ علیہ السلام کی قبولیت دعا کی اطلاع پاکر اپنے جُرم کا اقرار کر کے حضرت اقدسؑ کے حضور نہایت تذلل اور انکسار کے ساتھ عفو تقصیر چاہی اور حضرت نے نہایت فراخدلی سے معاف کردیا۔ اسکے بعد افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ بعض گرد وپیش کی صحبتوں نے اُنھیں خدا کے راستباز برگزیدہ کی صحبت سے فایدہ اُٹھانے کا موقع نہ دیا۔ لیکن وہ **الحکم** ہمیشہ پڑھتے رہے جس سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ دلچسپی رکھتے تھے۔ مگر دُنیا کے تعلقات کے لمبے سلسلے نے اُنھیں پورے طور پر مستفیض ہونے کا موقع ندیا۔ بہرحال اب جبکہ وہ اس غدار دُنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اُن کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا فضل کرے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اُن کے پسماندگان کو صبر جمیل دے آمین۔

استفسار اور ان کے جواب

جناب شیخ جی صاحب مکرم بندہ السلام علیکم
اخبار الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱ ورق ۷ استفسار
کے جواب میں جو یہ عبارت قرآن شریف کی تحریر
کر کے ترجمہ کیا ہے اس ترجمہ میں اور قرآن شریف
کے ترجمہ میں فرق ہے اخبار میں ترجمہ یہ ہے انا
ارسلناک بالحق بشیراً و نذیراً وان من امۃ
الا خلا فیھا نذیر ۲۲/۱۵ یعنے تجھے اے رسول
ہم نے بھیجا ہے ایک بڑا عظیم الشان رسول بناکر
جو خوشخبری اور ڈر سناوے مگر تیری یہ رسالت
تیرے پر ہی ختم نہیں بلکہ جیسے امم سابقہ میں ہم نے
کوئی گروہ بھی کسی نذیر کے آنے سے خالی نہیں
رکھا اسی طرح تیری امت میں بھی کوئی گروہ نذیر
کے آنے سے خالی نہ رہے گا۔۔۔۔ یہ پتہ لگتا
ہے کہ اسی طرح تیری اُمت میں بھی
کوئی گروہ نذیر کے آنے سے خالی نہ
رہے گا۔ یہ عبارت کس لفظ کا ترجمہ ہے۔
اور دوسرا سوال اس ترجمہ میں یہ ہے کہ اس امت
میں سے بھی کئی ایک گروہ کا ہونا مانا جاوے
اس امت موجودہ میں کئی ایک گروہ ہیں یا
ایک ہی اُمت ہے اور ایک ہی گروہ سب کو
ہونا چاہئے اور یہ ترجمہ کہ تیری یہ رسالت
تیرے پر ہی ختم نہیں کس عبارت کا ترجمہ
ہے۔۔۔۔ یہ کیونکہ ثابت ہوا ہے کہ اب موجودہ
اُمت میں بھی نذیر آتے رہینگے۔ اور امت
موجودہ کے کئی گروہ ہیں اور سب میں نذیر
آوینگے اور سب نذیر راستی پر ہونگے اول
تو گروہ ہی اس امت میں نہیں ہونے چاہئیں
ایک ہی گروہ ہو اور پھر ہر ایک گروہ میں
نذیر یہ بھی خیال میں نہیں آتا جواب جلدی
اخبار میں تحریر فرماویں۔ (راقم سجاول
از جگراؤں)

الجواب

وعلیکم السلام۔ اگر آپ ذرا بھی غور فرماتے
تو آپ کو اس کارڈ کے لکھنے کی حاجت
پیش نہ آتی مگر آپ نے جلدی کی بہرحال
[illegible] اس ترجمہ میں اور اور قرآن
شریف کے ترجموں میں فرق ہے۔ ج یعنے
تو ترجمہ [illegible] لکھا بلکہ اس آیت کی تفسیر
لکھی ہے چنانچہ ہر ایک آیت کی تفسیر کرتے
یعنے کے لفظ سے [illegible]

اور ترجمہ میں ضرور کسی قدر فرق ہوتا ہے
کیونکہ مترجم کے پیش نظر صرف ایک لفظ
ہوتا ہے جس کا وہ ترجمہ کرتا ہے ورنہ ترجمہ
ترجمہ ہی نہیں رہتا مگر تفسیر کرنے والے کا میدان
وسیع ہوتا ہے اور القرآن یفسر بعضہ بعضاً
کے طور پر وہ بیان کرتا ہے۔ میری تفسیر کی
عبارت دوسرے تراجم کے ساتھ نہیں ملتی
اور ایسا ہی ہونا چاہئے۔
س یہ پتہ لگنا چاہئے کہ اسی طرح تیری امت
میں بھی کوئی گروہ نذیر کے آنے سے خالی
نہ رہیگا یہ عبارت کس لفظ کا ترجمہ ہے۔
ج۔ خاص کسی لفظ کا ترجمہ نہیں بلکہ استنباط
ہے قرآن مجید سے بلکہ اول خود اسی آیت
سے کیونکہ بشیراً اور نذیراً دو لفظ نکرہ
ہیں جو عظمت کے لئے آتے ہیں یعنے بہت
بڑا عظیم الشان بشیر و نذیر۔ اور یہ امر مسلم
اور بدیہی ہے کہ جس قدر کوئی بادشاہ زیادہ
عظیم الشان ہوتا ہے اُسی قدر اس کے نواب بکثرت
ہوتے ہیں پھر جس بادشاہ کی سلطنت زمانا
قیامت تک ہو اور مکاناً تمام روئے زمین پر
ہو اس کے نوابوں کے وجود میں کیا شک
ہوسکتا ہے۔ پس حضرت رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی سلطنت زماناً و مکاناً عام ہے
اس لئے ان کے ماتحت ہمیشہ قیامت تک نذیر
آنے چاہئیں چونکہ حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کا زماناً و مکاناً تمام بادشاہ ہونا
آپ کو مسلم ہے اس لئے ضرور ہوئی کہ اس کا
نبوت اس [illegible] لکھا جاوے اس لئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور بشارت فرمایا کہ
پہلے کبھی بڑے بڑے انبیا خصوصاً موسیٰ علیہ
السلام کی امت میں [illegible] اور ہر ایک
میں جہاں یہ قوم [illegible] آتی رہی اسی
طرح [illegible] تیرے امتیوں میں بھی آیا کریں گے
دوسرا انما انت منذر ولکل قوم ھاد ۱۳/۱
یعنے تو تو ایک بڑا عظیم الشان منذر ہے
اور ہر ایک قوم کے لئے بھی ہادی ہوگا۔
یعنے تیری امت [illegible] ہر ایک قوم کے لئے
ہادی اللہ تعالیٰ [illegible] جنانچہ اس کی
تفسیر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمائی [illegible] من یجدد
لھا امر دینھا [illegible] الحدیث یعنے
ہر ایک صدی [illegible] مجدد دین آیا کریں گے
[illegible] ولکل قوم ھاد [illegible]
[illegible]
[illegible]

اُن کو دعوۃ الی اللہ کریگا۔ اخرج ابن جریر
وابو الشیخ عن قتادۃ رضی اللہ عنہ فی قولہ
ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ اٰیۃ
من ربہ قال ہذا قول مشرکی العرب انما
انت منذر ولکل قوم ھاد ولکل قوم داع
یدعوہم الی اللہ در منثور جلد ۴ صفحہ ۴۵
یعنے ہر ایک قوم کے لئے ہادی ہوگا جو ان کو
دعوۃ الی اللہ کریگا۔ واخرج ابن ابی شیبہ
وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم
وابو الشیخ عن مجاہد رضی اللہ عنہ فی قولہ
انما انت منذر ولکل قوم ھاد قال المنذر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولکل قوم ھاد
نبی یدعوہم الی اللہ در منثور صفحہ ۴۵ جلد
۴ یعنے ہر ایک قوم کے لئے نبی ہوگا جو
اس کو دعوۃ الی اللہ کریگا۔
تیسرا آیت زیر بحث کے اگر صرف اتنے ہی
معنے ہوں کہ تجھے ہی ایک نذیر بشیر بناکر ہم نے
بھیجا اور تجھ سے پہلے بھی نذیر آتے رہے
تو اس کلام میں کون سی فضیلت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نکلی بلکہ اگر غور کیجاوے
تو اس میں تو کسر شان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہے بلکہ تمام انبیائے سابقین
کے قصص جو قرآن مجید میں مذکور ہیں
فضول اور لغو نہیں ہیں تمام [illegible]
منطبق ہیں بلکہ خود قرآن مجید گواہ ہے کہ
یہ قصص پیشگوئیاں ہیں چنانچہ فرماتا ہے
لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب
ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی
بین یدیہ ۱۳/۶ تلک من انباء الغیب
نوحیہا الیک ما کنت تعلمہا انت ولا قومک
من قبل ہذا ۱۲/۴ کلا نقص علیک من انباء
الرسل ما نثبت بہ فؤادک ۱۲/۱ کذالک
نقص علیک من انباء ما قد سبق ۱۶/۱۴ یعنے
ان کا حال بیان کرنے میں اصل مقصود
ایک عبرۃ ہے یا ریک بین لوگوں کے لئے
کہ وہ اس کو قصہ نہ سمجھیں بلکہ پیشگوئی
سمجھیں کیونکہ اس میں کوئی بناوٹ نہیں
بلکہ یہ قصہ حالات پیش آیند کی تصدیق
کریگا کیونکہ یہ تمام قصص پیشگوئیاں ہیں
جو ابھی پوشیدہ ہیں تو اور تیری قوم بادی دیہ
ان قصص سے واقف ہیں مگر ان کی ضمن
میں جو پیشگوئیاں ہیں اس سے پہلے تم نہیں
جانتے تھے۔ ان تمام رسولوں (نوح ہود
صالح لوط ابراہیم شعیب موسیٰ وغیرہ)
کے حالات ہم تجھے بطور پیشگوئی اس لئے

بیان کرتے ہیں کہ ان سے تیرا دل مضبوط اور
قوی رکھیں۔ اور دیگر گذشتہ لوگوں کے
حالات جو بطور پیشگوئی ہم بیان کرتے ہیں
ان سے پیشگوئی اور تیرے دل کی مضبوطی
مراد ہوتی ہے۔ اب اس سے صاف معلوم
ہوا کہ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر میں بھی
پیشگوئی ہے۔ و نیز ہر ایک نبی کے قصہ
کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عبرۃ لاولی
الالباب ۱۳/۶ ان فی ذلک لاٰیۃ ۱۴/۷ یعنے
عقل والے اس قصہ سے آگے گذر کر نتیجہ
اور بات نکالیں کیونکہ اس میں تو تیرے لئے
ایک نشان اور پیشگوئی ہے۔ چوتھا آیت
استخلاف میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ
سلسلہ موسوی کی طرح ہمیشہ خلفا اس
امت میں بھی آتے رہینگے جس کی تفصیل
آپ بیشتر بارہا الحکم میں میرے مضامین میں
پڑھ چکے ہونگے۔ پانچواں یا بنی ادم
اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی
یعنے اے آدم کی اولاد ضرور ضرور تمہارے
پاس تم میں سے رسول آتے رہینگے جو میری
آیات تم پر بیان کیا کرینگے مراد قولہ یقصون
علیکم ایاتی قیل تلک الایات
القرآن وقیل الدلایل وقیل الاحکام
الشرایع والاولی دخول الکل فیہ۔۔۔
ثم بین تعالی ان الذین کذبوا بہذہ الایات
التی تجیئ بہا الرسل تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۲۱۰
یعنے یقصون علیکم ایاتی کے معنے بعض
نے قرآن مجید اور بعض نے دلایل اور بعض
نے احکام اور بعض نے شریعتیں بتلائی
ہیں مگر اصل میں یہ تمام امور آیات میں
داخل ہیں۔۔۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بیان کیا
کہ میری ان آیات کے ساتھ جو تکذیب
کرینگے جو وہ رسول لوگوں پر بیان کرینگے
غرض تفسیر کبیر والے کے نزدیک بھی یہ
آیت آیندہ زمانہ کیلئے ہی ہے تم اندر
نعلم بنی ادم بانہ سیبعث الیہم رسلا
یقصون علیہم ایاتہ ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۱۰۴
بعض نادان یہاں سوال کرتے ہیں کہ
یہ خطاب بنی آدم کو ہے اور حضرت آدم
کے بعد بکثرت انبیا آئے امت ان کی بنت
ھی یہ حکم ہے مگر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا
اس لئے کہ
الف قرآن مجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر نازل ہو رہا ہے اس لئے بنی آدم
سے مراد [illegible] مخاطبین اور ان کے

آنے والی نسلیں ہیں -

ب - صیغہ مضارع کا ہے جو آئندہ زمانہ کے متعلق ہوتا ہے -

ج - اگر گذشتہ زمانہ مراد لیا جاوے تو فمن اتقی و اصلح اور والذین کذبوا کا کہنا فضول ہے کیونکہ جو کچھ ہونا تھا ہو چکا - تصدیق تکذیب کے متعلق امر و نہی کیا فایدہ -

اصل بات یہ ہے کہ قبل اسلام ننگے طواف کرتے تھے کیونکہ ان کپڑوں میں گناہ کئے گئے ہیں ابن کثیر ص [illegible] جلد ۲ و تفسیر کبیر - ان لوگوں کے روکنے کیلئے یہ احکام لباس وارد ہوئے اور انہیں کی تفہیم کے لئے حضرت آدم کا قصہ اس موقعہ پر بیان کیا گیا اور یہی وجہ ہے کہ ان کو بار بار یا بنی آدم کہکر پکارا جاتا ہے - یعنے تم بس آدم کی اولاد ہو وہ تو لباس کا ایسا پابند تھا کہ ایک مجبوری کے سبب جب اس کا لباس اتر گیا تو اس نے اپنے آپ کو درختوں کے پتوں سے ڈھانک لیا تو تم اس کی اولاد ہوکر ننگے طواف کرتے ہو حالانکہ باوجود اس کے آباؤ اجداد کی پیروی کا دعوے بھی کرتے ہو - اور ایسے الفاظ قرآن مجید میں خاص ضرورتوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں جیسے ہارون نے موسیٰ کو کہا یا ابن ام [illegible] اے میری ماں کے بیٹے ماں کی نسبت باپ کے چونکہ تم [illegible] ہوتے ہوئے کا غضب فرو [illegible]

[illegible] ان کا بیٹا کہا باپ کا نہ کہا -

ینزل الملائکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ان انذروا انہ لا الٰہ الا انا [illegible] ان ملایک و جن کو کلام الٰہی سمجھانے کی خدمت سپرد ہے اپنے کلام کے ساتھ یعنے [illegible] جس پر چاہیگا اپنے بندوں سے کہ لوگوں کو ڈراؤ کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی معبود نہیں -

ساتواں - انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا [illegible] ہم ضرور ضرور مدد دیتے رہینگے اپنے رسولوں کو اور مومنوں کو اس دنیا میں بھی -

آٹھواں - کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی [illegible] اللہ تعالےٰ نے لکھدیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہمیشہ غالب رہینگے

نواں - قیامت کے روز اللہ تعالےٰ اور ملایک دوزخیوں پر یہی دلیل پیش کرینگے کہ کیا تمہارے پاس کوئی نذیر نہیں آیا تھا -

الف - کلما القی فیہا فوج سألہم خزنتہا الم یأتکم نذیر - [illegible] یعنے جب کبھی دوزخ میں کوئی گروہ داخل کیا جاویگا خازن دوزخ انکو بطور ملامت پوچھینگے کہ کیا تمہارے پاس اس دوزخ کے عذاب سے ڈرانے والا کوئی نہیں آیا تھا -

ب - یا معشر الجن والانس الم یأتکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی و ینذرونکم لقاء یومکم ھذا [illegible] - اے گروہ جن و انس کیا تمہارے پاس کوئی رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میں سے ہوتے اور میرے احکام تمہیں بیان کرتے اور قیامت کے دن کے آنے سے تمکو ڈراتے -

اس آیت شریف سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کوئی مامور غیر قوم سے نہیں آسکتا بلکہ منکم کا آنا ضروری ہے ورنہ الزام قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ اجنبی غیر معروف آدمی [illegible] حالات سے ہم واقف نہ تھے یا اس کا آسمان سے اترنا ہم نے خود نہیں دیکھا ممکن ہے کہ کسی نے خود بخود نزول من السما کا جھوٹا دعوے کر دیا ہو کیونکہ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ بعد نزول المسیح ساری دنیا کے لوگ وہاں موجود ہوں یا موجود ہو سکیں اور اگر کچھ [illegible] نزول [illegible] دیکھ سکیں -

ج - وہم یصطرخون فیہا ربنا اخرجنا نعمل صالحا غیر الذی کنا نعمل اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر فذوقوا فما للظالمین من نصیر [illegible] یعنے دوزخی لوگ دوزخ میں چلا کر دعائیں کیا کرینگے کہ اے ہمارے [illegible] ہمکو اس سے نکال تاکہ ہم [illegible] کام کریں گے برخلاف ان بد کاموں کے جو پہلے کیا کرتے تھے - اللہ تعالےٰ جواب میں فرمائیگا کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں جو عمل کرنا چاہے عمل کر سکے اور کیا تمہارے پاس نذیر کوئی نہیں آیا تھا [illegible] اب الزام تمہیں قائم ہو گیا اور جرم ثابت ہو گیا - اس لئے چکھو [illegible] اپنی کرتوتوں کا مزہ اور ایسے ظالموں کے لئے جو مامور کے انذار کی پرواہ نہ کریں اور فرصت کو غنیمت نہ سمجھیں کوئی مددگار نہیں -

دسواں یا اہل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر ولا نذیر فقد جاءکم بشیر و نذیر [illegible] یعنے اے کتاب والو تمہارے پاس ہمارا بھیجا ہوا آگیا جبکہ [illegible] رسولوں کی [illegible] ہو گئی تاکہ ایسا نہ ہو کہ تم کہو کہ ہمارے پاس کوئی بشیر نذیر نہیں آیا اب تو تمہارے پاس بشیر و نذیر آچکا - فتلک عشرۃ کاملۃ اس جگہ یہ سوال نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آچکے تھے اور یہی مراد ہے الزام اہل النار و اہل المحشر و اہل کتاب سے - اس لئے کہ

الف - اللہ تعالےٰ آیت استخلاف میں وعدہ فرماتا ہے کہ خلفا آینگے -

ب - آیات مندرجہ بالا اول تا ۷ میں بھی وعدے ہیں کہ انبیاء و رسل آینگے -

ج - آیت [illegible] میں اہل کتاب کو فرمایا کہ اس تواتر ارسال رسل میں اب فتور آگیا اب ایسا نہ ہو کہ تم عدم ارسال رسل کا عذر پیش کرو -

حالانکہ زمانہ فترت کا چھ سو سال ہے اور اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرہ سو سال ہو گیا اور زمانہ فترۃ اس زمانہ سے دو چند سے بھی بڑھکر ہے جسکو عدم ارسال رسل سے تعبیر کیا گیا -

د - اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا سکھانے میں ضمناً وعدہ ہے کہ ہم انبیا بھیجا کرینگے -

ہ - غیر المغضوب علیہم کی دعا سکھانے میں ضمناً وعید ہے کہ جو مامور آوے اس کے انکار سے تم بھی مغضوب علیہ ہو جاؤ گے اگر کسی نے آنا ہی نہیں تو کیا یہ وعید اور انعمت علیہم کا وعدہ فضول ہیں جو شان ربوبیت رحمانیت رحیمیت کے خلاف ہیں -

و - اس طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد انبیا کا سلسلہ باطل ماننا پڑیگا کیونکہ حضرت موسیٰ آچکے باقی کی ضرورت نہیں -

ز - اس طرح تو سلسلہ موسوی کی طرح آخری خلیفہ مسیح موعود و مہدی مسعود سے بھی انکار لازم آویگا کیونکہ رسول اللہ جب آچکے کسی کی اب ضرورت نہیں حجت قائم ہو گئی

ح - لما بلغ اشدہ آتیناہ حکما و علما وکذلک نجزی المحسنین [illegible] یعنے جب یوسف علیہ السلام اپنی مضبوطی کی عمر کو پہنچ گیا ہم نے اس کو نبوت اور علم لدنی عطا کیا اس لئے کہ وہ المحسن تھا اور یہ ہمارا قانون [illegible] ہے کہ آئندہ بھی یہی بدلہ ہم المحسنین کو دیا کرینگے اب یہ قانون الٰہی بھی منسوخ و باطل ماننا پڑیگا کیونکہ اسنے باوجود وعدہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو یہ عہدہ نہیں دیا گیا اس امت میں کوئی بھی المحسن نہیں گذرا نعوذ باللہ -

ط - ولما بلغ اشدہ واستوی آتیناہ حکما و علما وکذلک نجزی المحسنین [illegible] جب موسیٰ علیہ السلام اپنی مضبوطی کو پہنچ گئے - اور ٹھیک ٹھاک ہو گئے ہم نے ان کو نبوت اور علم لدنی دیدیا اور آئندہ بھی ہم بھی بدلہ المحسنین کو دیا کریں گے -

ی - الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ لا تبدیل لکلمات اللہ [illegible] ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون [illegible] یعنے خبردار ہوکر سنو کہ یہ بات بڑی یقینی ہے کہ خدا تعالےٰ کے دوستوں پر نہ خوف ہوتا ہے نہ غم اولیاء اللہ وہ ہوتے ہیں کہ باوجود ایمان لانے کے متقی بھی ہوں - بلکہ ان کو البشریٰ ملتا رہتا ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہ سنت اللہ اور قانون الٰہی ہے جو اٹل اور لاتبدیل ہے اس لئے کہ جو ربنا اللہ کو سمجھکر اسپر قایم رہیں انپر ملایک نازل ہوا کرتے ہیں کہ اب تم کو کوئی خوف و غم نہیں بلکہ تم کو البشریٰ ہے اس جنت کا جس کا تمہارے ساتھ وعدہ تھا - اب یہ بھی وعدہ الٰہی ہے جو لاتبدیل اور [illegible] ساتھ موکد کیا گیا ہے فتلک عشرۃ کاملۃ -

س - اور نیا سوال اس ترجمہ میں یہ ہے کہ اس امت میں بھی کہیں ایک گروہ کا ہونا مانا جاوے -

ج - پیارے سجاول مجھے آپ کے اس سوال سے بہت تعجب آتا ہے اگرچہ پہلا سوال بھی [illegible] آپ کی لیاقت و اخلاص کی نسبت خیر نہ تھا - آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بڑا رسول و نبی مامور مانتے ہیں جنکے [illegible] کا دامن زمانا قیامت تک [illegible] روئے زمین تک پھیلا ہوا ہے پھر [illegible] کی کثرت پر کیوں تعجب ہے

(باقی)

[illegible] گروہ بھی آپ شمار کر سکتے [illegible] شافعی مالکی حنبلی وہابی [illegible] خارجی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قادری [illegible] وغیرہ وغیرہ پھر دنیا میں [illegible] مارگی آریہ برہمو یہودی عیسائی مجوس [illegible] کیا آنحضرت نے فرمایا امتی علیٰ ثنتین وسبعین [illegible] میری امت بہتر فرقہ ہو جائیگی [illegible] گئے۔ اور خود قرآن مجید بھی اس اختلاف [illegible] دیتا ہے [illegible] یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذالک خلقھم پ۱۲ [illegible] النبین مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا پ۲ ولقد آتینا موسیٰ الکتاب فاختلف پ۱۲ یعنی ہمیشہ اختلاف کرتے رہینگے مگر جس کو تیرا رب اپنے رحم سے بچالے کیونکہ اس لئے تو مخلوق رحم سے [illegible] پیدا کیا ہے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے مبشرین و منذرین کو کتاب [illegible] و حکمت کی [illegible] دیکر بھیجتا ہے کہ ان کے اختلاف مٹا کر ایک امت بنا کرے۔ چنانچہ [illegible] کو کتاب دی تھی مگر اس میں اختلاف [illegible] کیا گیا۔ غرض [illegible] ہو کرتا ہے اور مختلفین ہی کا نام گروہ [illegible]

س اس امت موجودہ میں کئی ایک گروہ ہیں یا ایک ہی امت ہے اور ایک ہی گروہ سب کو ہونا چاہئے۔

ج کئی ایک گروہ ہیں حنفی شافعی نیچری ہندو عیسائی کنجر مراسی تھیٹر والے وغیرہ وغیرہ اب ایک ہی امت بنانے کے لئے مسیح موعود و مہدی مسعود آیا ہے جس نے بہت سے وہابی حنفی نیچری سکھ ہندو آریہ [illegible] عیسائی یہود کو ایک گروہ بنایا اور بنا رہا ہے۔ اور ایک ہی ہونا چاہئے اور ایک ہی بنانے کے لئے بعثت انبیاء و رسل ہوا کرتے ہیں۔

س یہ کیونکر ثابت ہوا ہے کہ اب موجودہ امت میں بھی نذیر آتے رہینگے۔

ج اب موجودہ امت میں بھی ایک نذیر موجود ہے جس نے زلزلہ طاعون سیلاب دیگر [illegible] تمام معمورہ کے [illegible] [illegible] اور اس کی نسل سے بھی ایک عظیم الشان نذیر آنے والا ہے جس کی پیشگوئی [illegible] [illegible] و دیگر کتب میں خود اسی نذیر نے تحریر فرمائی ہے۔

اور کئی گروہ کی نسبت بیشتر جواب لکھا گیا۔

س اور امت موجودہ کے کئی گروہ ہیں جو اس امت میں [illegible] ہونے چاہئیں ایک ہی گروہ ہو [illegible] ہر ایک گروہ میں نذیر یہ بھی خیال میں نہیں آتا۔

ج ان تمام سوالات کے مدار ایک غلط فہمی ہے جو آپ کو گروہ کے معنے اور ان میں نذیر آنے کے معنے میں ہوئی یعنے آپ نے سمجھ لیا کہ شیعہ میں شیعہ نذیر آئیگا اور خارجی میں خارجی پھر وہ نذیر راستی [illegible] طرح ہو سکتا ہے حالانکہ یہ غرض نہیں بلکہ غرض یہ ہے کہ ہر ایک زمانہ ہر ایک ملک میں اس زمانہ اور اس ملک کی اصلاح کرنے کے لئے نذیر آیا کرینگے اور اختلاف شیعہ خارجی وغیرہ مٹا کر ایک گروہ بناتے رہینگے۔ چنانچہ الحمدللہ [illegible] ایک عظیم الشان نذیر تعالیٰ [illegible] [illegible] علیٰ انبیاء و [illegible] موجود ہے جو تمام مختلف فرقوں کو ایک [illegible] اور اگر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کرنے [illegible] [illegible] پرست [illegible] کا صابی مجوس [illegible] [illegible] [illegible] اس آج [illegible] نہیں و لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ فالحمد للہ اولاً و آخراً وظاہراً و باطناً وصلی اللہ علیٰ سیدنا ومولانا [illegible] رحمۃ للعالمین بالمؤمنین رؤف رحیم [illegible] بشیراً و نذیراً وعلیٰ [illegible] واصحابہا اجمعین [illegible] وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا [illegible]

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

حافظ [illegible] یوسف امرتسری کے نام سے الحکم کے ناظرین غالباً نا واقف نہ ہونگے [illegible] جنھوں نے تھا دونوں انجمن [illegible] کی بخشی اور [illegible] کے متعلق بعض نو مسلم لڑکوں کو حافظ صاحب [illegible] کی [illegible] کا [illegible] بھی پیدا ہوئی تھی۔ ابھی [illegible] انعام و الہام کے دوران میں حافظ صاحب اندھے ہو گئے اور غالباً اس وجہ سے وہ اس کام کو پورے طور پر نہ نباہ سکے یا کوئی اور اسباب پیدا ہوئے جس کی وجہ سے انجمن مذکور کی پھر کوئی رپورٹ پبلک میں نہیں آئی اور اب ان کی تحریروں میں کوئی ذکر اس کا پانے نہیں دیکھا۔ ممکن ہے انجمن کا کوئی وجود ہو اور اس کی کارروائی کو پبلک کرنا حافظ صاحب خلاف مصلحت سمجھتے ہوں یا وہ روئداد ایسے طور پر پبلک میں آتی ہوں جن کا مجھے کوئی علم نہو۔ بہرحال یہ وہی صاحب ہیں اب شاید انھوں نے آنکھ بنوائی ہے جو پبلک میں پھر نئے رنگ میں جلوہ نما ہوئے ہیں۔ اور انھوں نے حضرت حجۃ الاسلام امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام اہلحدیث کے [illegible] میں ایک کھلا خط چھپوایا ہے جس میں وہ مخفی اسی [illegible] وقت حضرت حجۃ اللہ کے ارشاد کے موافق انھوں نے اندر من مراد آبادی [illegible] جمع کیا تھا حضرت اقدس کو بیعت کی غرض دینے ہیں۔ اس سارے خط میں کوئی اور دلیل اور وجہ حافظ صاحب نے پیش نہیں کی بجز اس کے کہ [illegible] وقت حضرت اقدس نے فرمایا تھا کہ جو شخص یہ کام کریگا وہ اہل اللہ اور اہل جنت ہوگا [illegible] حافظ صاحب کو اب اس [illegible] کے [illegible] خیال پیدا ہوا کہ جو [illegible] اہل اللہ و اہل جنت ہوں اس [illegible] [illegible] اقدس کو [illegible] بیعت کرنی چاہئے [illegible]

اندھے کو اندھیرے میں بہت [illegible] [illegible] حافظ صاحب [illegible] [illegible] [illegible] علوم دینیہ [illegible] [illegible] اہل حدیث [illegible] [illegible] دلیری کرکے اس خط کو چھاپ دیا۔

حافظ صاحب خود معترف ہیں کہ انھوں نے جب یہ کام کیا تھا تو تمام مسلمان نہیں چاہتے تھے کہ یہ کام ہو اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ انھوں نے مخالف مسلمانوں کے برخلاف حضرت اقدس کے دعوے کو تسلیم کرکے خادمانہ حیثیت سے اس خدمت کو سرانجام دیا تھا اور وہ بھی نہ اپنی گرہ سے بلکہ کسی اور کے بھروسے پر۔

چنانچہ حافظ صاحب کو اس امر کے تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوگا کہ اس مدد کے دینے کا وعدہ منشی سراوارخان صاحب سابق پوسٹ ماسٹر شہر لاہور نے کیا تھا۔ پس اگر محض اس خدمت سے بیعت لینے کا حق حاصل ہو جاتا ہے تو حافظ صاحب کو منشی سراوار کی بیعت کرنی چاہئے علاوہ بریں یہ امر قابل لحاظ ہے کہ اس ایک فعل کے کرنے والے کی نسبت اگر حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا کہ یہ کام کسی اہل اللہ اور اہل جنت سے ہوگا تو اس میں اس امر کا کہاں ذکر ہے کہ اسے بیعت لینے کا بھی حق ہوگا۔

حافظ صاحب کو نیز معلوم اس کے معاون اور منیر اہلحدیث کو سوچنا چاہئے تھا کہ اگر یہ کلیہ صحیح تسلیم کر لیا جاوے کہ جو شخص کسی راستباز کے ساتھ ہو کر کسی موقع پر نصرت دین کرے تو وہ دوسرے وقت اس راستباز اور مامور کو اس کی بیعت کرنی چاہئے تو پھر انبیاء علیہم السلام کا سارا سلسلہ باطل ہو جاوے گا۔ کیونکہ ایک وقت وہ مخدوم ہوں اور دوسرے وقت اپنے خادموں کے خادم [illegible] محض اپنی اعانت پر جو کا خدا [illegible] فضل سے انھیں موقع ملا [illegible] [illegible] کے دعوے دار ہو کر [illegible] ایسی شوخی اور شرارت کریں۔ کیونکہ [illegible] تو صفت اللذین [illegible] [illegible] وقت [illegible] ہوتا ہے [illegible] [illegible] الی اللہ [illegible] [illegible] ہیں۔ تو کیا نحن انصار اللہ کہنے والوں کو اس سے یہ حق پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اس نبی کو کہیں کہ تو ہماری بیعت کر لے۔ شوخ دیدہ انسان! سورج [illegible] دنیا کے سارے راستباز [illegible] اور [illegible] رسول پر پڑتا ہے۔ اور [illegible] [illegible] خدا کے برگزیدوں [illegible]

حافظ صاحب! پیرانہ سالی میں اس استہزا کو چھوڑ دو۔ [illegible] کے صادق کے ساتھ استہزا کا انجام اچھا نہیں ہوا کرتا۔ آپ اندر من کا واقعہ یاد دلاتے ہیں میں آپ کو اس سے بھی تازہ واقعہ یاد دلانا چاہتا ہوں اگر خدا کا خوف اور لقاء اللہ کا ڈر ہے تو ذرا اس تنہائی کی گھڑیوں میں غور کرنا۔

میں جب آپ کے پاس آپ کے اوستاد کی حیثیت سے رہتا تھا اور آپ کو ڈپٹی کلکٹری کے امتحان کے لئے طیار کر رہا تھا۔ اور آپ کہا کرتے تھے کہ بڈھے طوطوں کو پڑھنا پڑا۔ انہیں ایام میں آپ حضرت اقدس کو خدا کا صادق مسیح موعود تسلیم کرتے تھے چنانچہ آپ کو یاد ہوگی کہ آپ نے عبد الحق غزنوی سے مباہلہ بھی اسی بنا پر کیا تھا اور غلام دستگیر قصوری سے مباحثات بھی ہوتے رہتے تھے۔

آپ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے فضائل بیان کیا کرتے تھے آپ کی راستبازی آپ کا تقویٰ و طہارت آپ کا کلیم و مخدا [illegible] اور مستجاب الدعوۃ ہونا۔ جسکے متعلق نواب صدیق حسن صاحب مرحوم [illegible] آپ زور شور سے بیان کیا کرتے تھے اور بالآخر مولوی عبد اللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے کشف کے مواق حضرت اقدس کا [illegible] بھی آپ ظاہر کیا کرتے تھے۔ اور ان واقعات کو آپ کی زبان سے سننے والے ابھی بہت سا انسان زندہ موجود ہیں اور میں امید نہیں کرتا کہ آپ خدا تعالیٰ سے ذرا بھی خوف کر کے ان امور کا انکار کریں اور جھوٹ بولیں۔ انہیں ایام میں آپ نے ایک کشف بیان کیا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ سے میں بہت ہی قریب ہوا تو میں نے حضرت مرزا صاحب کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ سچا ہے اور ہماری طرف سے ہے اور ایک دوسرے موقع پر آپ نے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی مجھے الہام ہوا کہ جو لوگ اس کا انکار کرینگے اُنپر عذاب ہوگا" اس کشف اور الہام کا یہی مفہوم اور مطلب تھا۔ چنانچہ ہم نے آپ کے اس کشف کو چھاپکر پھر ایک مرتبہ اتمام حجت ہی کیا تھا۔ اور آج تک کہ اسپر چھ سال کا عرصہ گذرتا ہے آپ نے تکذیب نہیں کی بلکہ لاہور میں ایک خاص جلسہ کر کے آپ کو اس کے لئے قسم دینی چاہی تو آپ نے قسم سے انکار کیا اور اس کشف کو صحیح تسلیم کیا یہ واقعہ مولوی رحیم اللہ مرحوم کی مسجد میں ہوا تھا۔ اب خدا تعالیٰ سے ڈر کہاں ہیں خدائے قادر قیوم سے ڈر کریں تنے پیرانہ سالی میں آپ کو نہیں معلوم کس گناہ کی شامت میں پسر ادنی نے اکلوتے بیٹے کو ہلاک کر دیا۔

اپنے اس کشف پر غور کریں اور ٹھٹھے اور استہزا سے باز آجائیں۔ اور خدا کے برگزیدہ موعود کی شان میں اس قسم کی شوخیوں سے پرہیز کریں۔ کیونکہ ٹھٹھے باز کا انجام اچھا نہیں ہوا کرتا۔

اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ کے وعید سے ڈریں۔ میں نہایت ہمدردی اور خیر خواہی سے آپ کو تبلیغ کی ہے آپ پر غور کریں۔ —ع

من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن بارے
خرد از بہر این روز است اے دانا و ہشیارے

ایک ریلوے سپرنٹنڈنٹ ٹریفک نارتھ ویسٹرن ریلوے توجہ کریں

سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کا سالانہ جلسہ ہمیشہ ایام تعطیلات کرسمس ہوا کرتا ہے اس مرتبہ صدر انجمن احمدیہ نے ضروری سمجھا ہے کہ جبکہ دوسری تمام سوسائٹیاں اور مجلسیں آتے دن ریلوے انتظام سے رعایتی شرح حاصل کرتی ہیں تو کیوں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر کرایہ کی رعایتی شرح حاصل نہ کی جاوے۔ اس مقصد کے لئے سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ صاحب سے خط و کتابت کی ہے مگر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ ابھی تک اس کے متعلق تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ میں مانتا ہوں کہ ان کے اور ہمارے برادران یوسف ہیں لیکن جس حال میں اس رعایتی شرح سے تمام سوسائٹیاں فایدہ اٹھا رہی ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ہمیں اس سے محروم رکھا جاوے۔

میں امید کرتا ہوں کہ صاحب ٹرافک سپرنٹنڈنٹ صاحب چار لاکھ کی ایک مقتدر جماعت کو اس موقع پر شکر گذاری کا موقع دینگے اور اس امر میں اسے زیادہ خط و کتابت کا موقع نہ دیں گے۔ ایسا ہی دوسری ریلوے لائینوں کے افسروں سے ہمیں امید ہے کہ وہ رعایتی شرح منظور کر لیں گے۔

سالانہ جلسہ پر آنیوالے احباب غور کریں

سالانہ جلسہ کی تقریب قریب آرہی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ابھی سے ہم طیاری کریں۔ قادیان کی مقامی جماعت اپنے باہر سے آنیوالے بھائیوں کی خدمت اور ان کے لئے ممکن اور ضروری آسائش کا سامان بہم پہنچانے کی فکر رہی ہے صدر انجمن احمدیہ کے گرامی قدر سکرٹری مولوی محمد علی صاحب سلسلہ افسران ریلوے سے کرایہ کی رعایتی شرح کے لئے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ نتیجہ سے اطلاع دیجاویگی۔ اس وقت چند ضروری امور میں بہ حیثیت سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان اپنے بیرونی احباب کی خدمت میں پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

۱۔ تمام شہروں کی جماعتیں اس امر کا التزام کریں کہ حتی الوسع ہر شہر کی جماعت کے آنے والے احباب کی تعداد سے مجھے اطلاع دیں۔ اور اگر آنے والے احباب کیساتھ مستورات بھی ہوں تو اس امر کی صراحت کیجاوے کہ اسقدر احباب اپنے بال بچوں سمیت آئیں گے تاکہ ان کے اُترنے کے لئے مناسب انتظام کیا جاوے۔ (نوٹ) چونکہ آنیوالوں کی کثرت ہوگی اس لئے بہتر ہے کہ مستورات ساتھ نہ آویں کیونکہ ایسے موقعہ پر مکانوں کا ملنا مشکل ہوگا۔

۲۔ چونکہ سردی کا موسم ہے اور یہاں ہم اسقدر انتظام نہیں کر سکتے کہ رضائیاں اور بستر بہم پہنچائیں۔ اس لئے ہر ایک بھائی اپنا بستر اور رضائی اپنے ساتھ لاوے اور اس امر کو ضروری سمجھ لے۔

۳۔ جہاں کوئی باقاعدہ جماعت نہیں ہے وہاں سے جو لوگ آنے والے ہوں وہ بھی بذریعہ خط اطلاع دیدیں۔ ایسی اطلاع سے مہمانوں کی تعداد اور ان کے حسب حال قیام کی جگہ کا انتظام کرنے میں سہولت ہوگی۔

۴۔ جس جگہ سے کثیر تعداد احباب کی آنے والی ہو وہ ایک ایک معتبر آدمی اپنے آنے سے دو روز پہلے قادیان بھیج دے جو ان تمام جماعت کے متعلق انتظام میں ہمیں مدد دے۔

۵۔ سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لئے ایک کثیر رقم مطلوب ہوگی جو کم از کم ڈیڑھ ہزار سمجھنی چاہیئے۔ اس کا انتظام بہت جلد ہونا چاہیئے۔ یعقوب علی

ضرورت نکاح

(۱) ایک شخص نوجوان عمر ۳۰ سال کیلئے جو پچاس روپیہ ماہوار سرکاری ملازم ہے۔ اور جس کی پہلی بیوی موجود ہے مگر اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اپنی جماعت میں دوسری شادی کرنیکا خواہشمند ہے لڑکی خواندہ اور لکھی پڑھی ہو۔ خط و کتابت اڈیٹر الحکم سے کرو۔

(۲) ایک احمدی دوست جو محکمہ بندوبست میں نائب تحصیلداری کے عہدہ پر مامور ہیں اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اپنی جماعت میں دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت دفتر الحکم سے ہو۔ جو محفوظ رہے گی ❊

ریلوے کے کرایہ کی رعایتی شرح

میں کسی دوسری جگہ لکھ چکا ہوں کہ ابھی تک رعایتی شرح کی منظوری نہیں آئی۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے اس کے متعلق خط و کتابت کر رہے ہیں۔ تاہم دسمبر کے ایام میں ایک عام رعایتی شرح بھی ہوتی ہے اس کے متعلق حال میں محکمہ ریلوے کی طرف سے جو اشتہار شایع ہوا ہے اسے میں عام لوگوں کے فایدے کے لئے ذیل میں چھاپ دیتا ہوں اگرچہ اس سے زیادہ تر اول اور دوم درجہ کے مسافر فایدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن پھر بھی درجہ سوم کے مسافر دونوں طرف کا کرایہ ادا کر کے درمیانہ درجہ میں سفر کر سکیں گے۔ وہ اشتہار یہ ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر رعایت کرایہ بہ تقریب تعطیلات کرسمس و نوروز از ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء تا ۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء جس میں ہر دو تاریخ شامل ہونگی واپسی ٹکٹ مفصلہ ذیل رعایتی شرحوں پر جاری کئے جاوینگے۔

۱۔ (الف) درجہ اول اور دوم کے لئے ایک طرف کا کرایہ پر آنے جانے کا ٹکٹ ملیگا بشرطیکہ ستر میل سے زیادہ سفر ایک جانب سے ہو۔

(ب) درمیانہ درجہ کیلئے درجہ سوم کا دو چند کرایہ بشرطیکہ ایک جانب سے سفر [illegible] میل سے زاید کا ہو۔

(ج) تھوڑے فاصلہ کا کرایہ کسی حالت میں بھی زیادہ فاصلہ سے نہ بڑھے۔ ۲۔ یہ ٹکٹیں واپسی سفر کے لئے ۱۲ جنوری ۱۹۰۷ء تک کارآمد ہونگی جس میں ۱۲ جنوری شامل ہوگی۔ اس تاریخ تک سفر ختم ہو جانا چاہیئے۔

۳۔ اول دوم اور درمیانہ درجہ کے لئے زر دوگنا بھی ملیگا بشرطیکہ گنجایش ہو جس کی [illegible] مفصلہ ذیل میں ہے۔ درجہ اول و درجہ دوم۔ ہر ایک نشست [illegible] کیلئے ایک کرایہ [illegible] لیا جاویگا۔ درجہ درمیانہ۔ کمرہ یا گاڑی نشان دہی کا لحاظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(وصیت نمبر ۶۰)

(۱) میں مسماۃ بھجی زوجہ [illegible] قوم جٹ ساکن موضع لکھن کلاں متصل کلانور تحصیل وضلع گورداسپور حال وارد موضع [illegible] متصل قادیان دار الامان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی ورضامندی سے آج بتاریخ ۲۳ صفر ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور لکھدیتی ہوں کہ میرے مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہٗ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں اور ان کی مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتی ہوں کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع ہوا ہے تمام و کمال سن چکی ہے۔ میں ان ہدایات کی جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند رہوں گی۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کے مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے یا آیندہ ہونگے میں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے صرف زیور چاندی کا جو صرف مبلغ پچاس روپیہ کا ہے۔ اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ اور اس جایداد میں میرا کوئی [illegible] نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اس جایداد کے ⅒ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے اور ایک روپیہ ماہوار اپنی جایداد سے لیتی ہوں اور اس میں سے ۸ ماہوار علاوہ چندہ لنگر خانہ و مدرسہ کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہونگی انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جایداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جایداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت شدہ جایداد کی مالک متصور ہوگی میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور رہے۔

(۵) میں اقرار کرتی ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جایداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد (ماسوائے جایداد مذکورہ) میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جایداد واضافہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ (۴) وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جایداد کی انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہوں گی۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شایع ہوئی ہیں یا آیندہ شایع ہونگی دار الامان قادیان میں پہنچا دے۔ اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے وہاں دفن کرنیکے متعلق جس قدر اخراجات ہوں ان اخراجات کے [illegible] وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم میں کیا ہے ہرگز نہیں [illegible] مشورہ مجلس کارپرداز [illegible] کرکے یہ رقم اخراجات [illegible] کروں گی جس کا اعلان [illegible] اور ایسا ہی اگر [illegible] سے کم ہونے تو میری دیگر [illegible] جایداد جو اس وصیت کردہ جایداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضروریات شرعی سمجھینگے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکی تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے۔ اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے۔ میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش [illegible] جمع کرا چکا ہوں گا۔ یا میری جایداد [illegible] سے وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار [illegible] ہوگا۔ بلکہ مجلس کو [illegible]

الراقمہ
مسماۃ بھجی زوجہ [illegible] بقلم [illegible] مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام

گواہ شد
[illegible] مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
گواہ شد۔ عبد الرحیم [illegible] کلرک میگزین قادیان
گواہ شد۔ محمد حسن۔ ملازم میگزین۔

ایک بے نظیر خط جو آج ہی آیا ہے پڑھنے کے قابل ہے

اس سے پہلے آپ مفرح عنبری کی نسبت بارہا ہندوستان بھر کے معزّزین طبقہ کی رائے ملاحظہ فرما چکے ہیں جن میں بڑے بڑے جلیل القدر حکام معزز عہدہ داران - جاگیرداران - تاجران حکمائے یونانی و ڈاکٹران شامل ہیں جن سے بنظر شہادت کسی چیز کے حُسن و قبیح کی دریافت کے لئے تلاش کرنا لاحاصل ہے

لیکن ذیل کا عجیب خط جس میں الٰہی شہادت موجود ہے اپنی نوع کا نرالا اور شاید دنیا میں پہلا خط ہے اور کسی کی دوائی کی نسبت پہلی شہادت ہے جو میرے مولا کریم کے رحم و فضل سے مجھ ناچیز کو حاصل ہوتی ہے

اور وہ یہ ہے

از جناب بابو غلام رسول صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ملہم بھائی ہیں) برادرم حکیم محمد حسین قریشی سلمہ اللہ تعالیٰ - السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - میں ایک مدت سے آپ کے اشتہار اخبار الحکم میں دیکھ رہا ہوں - مگر چونکہ اشتہاری دوائیوں سے مجھے نفرت ہے - اس واسطے میں ہمیشہ اس کو بھی بنظر حقارت دیکھتا رہا - لیکن آج بوقت دوپہر میں قیلولہ کر رہا تھا - مجھے اس کے خریدنے کی طرف اپنے مولا کریم کی طرف سے اشارہ ہوا - کہ یہ دوائی قوت باہ اور قوت جسم کے لئے مفید ہے - اس سے پہلے تو میں اس کی قیمت سے بھی ڈرتا تھا - مگر اب جبکہ مولا کریم نے اس کی نسبت اشارہ فرمایا تو ضرور اس کا استعمال کرنا چاہئے - لہذا عرض ہے کہ بدیں کارڈ ہذا آپ تین ڈبیہ بذریعہ وی - پی پارسل ارسال فرما دیں ؛

دوسرا خط جو بعد میں آیا

برادرم حکیم صاحب - السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - میں نے آپکے اشتہارات (مفرح عنبری) کی اشاعت حتی الوسع کی - یہاں تک کہ تحصیلدار صاحب ننگو کو بھی وہ اشتہار دکھایا گیا - اور آپ کی دوائی کی تعریف بھی کی گئی - اور یہ بھی کہا گیا کہ اس دوائی کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارات ہو چکے ہیں اور تب سے مجھے یقین کامل ہو گیا ہے وغیرہ وغیرہ لہذا آپ تین ڈبیہ مفرح عنبری بذریعہ وی - پی پارسل بھیج دیں - آپ کا تابعدار غلام رسول -

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری — مفرح دلکشا **حویلی کابلی مل لاہور**

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمد کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا